رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بمحصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصلاح بین المسلمین ۔ اعلاء کلام اللہ ۔ موعظہ ۔ داشتن ۔ پریس حدیث مصطفی ۔ بربان ہر مؤمن

67425

جلد ۲۳ ۔ اڈیٹر: ۔ عطاء اللہ ۔ نمبر ۳۷

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

روسا و جاگیرداران سے " عـــہ

عام خریداران سے " " عـــہ

" " " ششماہی لـــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر ۔ ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۶ ۔ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) خلافت راشدہ - - صـ ۲-۱

(۲) کھلی چٹھی بنام مولوی مبارک حسین صاحب میرٹھی صـ ۳-۲

(۳) کھلی چٹھی بنام مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی صـ ۳

(۴) تاریخ اہل حدیث - - صـ ۴-۳

(۵) مرزا صاحب قادیانی اور جہاد اسلامی صـ ۵

(۶) تردید دید - - - صـ ۶-۵

(۷) رفع الملام عن بعض مسائل الصیام صـ ۸-۷

(۸) غربت اسلام - - - صـ ۸

(۹) فصل الخطاب - - - صـ ۱۰-۹

(۱۰) شیعوں کا علمی - (عـ ش) صـ ۱۱-۱۰

(۱۱) بکروا شیعہ مالک حسنات اور جنتی صـ ۱۲-۱۱

(۱۲) ملکی مطلع - - - صـ ۱۴-۱۳

(۱۳) متفرقات (مسافر حجاز کا مکتوب) صـ ۱۵

(۱۴) انتخاب الاخبار - - - صـ ۱۶

(۱۵) اشتہارات - - - صـ ۱۷ تا ۲۰

خلافت راشدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اما بعد۔ **حضرات!** میرا ارادہ ہے کہ مسئلہ "خلافت راشدہ" کو ہر جہت سے جہانتک مجھ سے ہو سکے مکمل و مفصل بیان کروں۔ اور اسکی حقانیت کے دلائل اور مشکلات کا حل اور شبہات کا دفعیہ کما ینبغی کروں۔ ان اصبت فمن اللہ۔ اللھم انت عضدی و نصیری۔ بک اصول و بک احول۔ انت المستعان و علیک التکلان۔

تمہید آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم و فداہ روحی) کے بعد خلافت خلفائے ثلاثہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ ۔ عمر فاروقؓ اور عثمان ذی النورینؓ) کی حقانیت صدر اول میں تو اختلافی نہیں تھی۔ بلکہ ان تینوں عہدوں میں امت مرحومہ ظاہر و باطن میں یکزبان اور ایک ہی بات پر متفق اور ایک ہی نظام میں منسلک رہی۔ اسکے ثبوت میں مجھے روایت کشی کی ضرورت نہیں بلکہ مقولہ حقہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ کے مطابق اس زمانہ برکت نشان کے اثر اور مسلمانوں کی کشورکشائی اور ترقی و عروج اور غیر قوموں کی دھاک اور دہشت کو ان کی شہادت کیلئے کافی خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ جس قوم میں آپس میں اختلاف ہو۔ اور اختلاف بھی خانگی معاملات میں نہیں۔ بلکہ خاص اُسی امر میں جو اُسکی جمعیت قومی اور نظام ملی اور دین و دنیا کی بہبودی کا مدار ہو وہ کس طرح اپنے مخالفین پر مظفر و منصور ہو کر **فاتح دنیا** ہو سکتی ہے۔

بدنظمی و بزدلی۔ اور ترک معاونت اور مشترک امور میں مزاحمت۔ اختلاف کے لازمی نتائج ہیں۔ اور ان کا انجام یہ ہے کہ آخر کار ہوا اُکھڑ کر دشمنوں پر سے رعب اُٹھ جائے۔ اور پھر آخر کار قومی ...

AsliAhleSunnet.com

بکھر کر اور جمعیت ٹوٹ کر افراد کی بھی ہلاکت ہو جانے یا وہ پستی و ذلت کے عمیق گڑھے میں گر جائیں اور ماتحتی کی زنجیروں میں جکڑے جائیں۔ فاطر فطرت فرماتا ہے۔

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین (پ انفال)

یعنی (اے مسلمانو!) خدا اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں تنازع نہ کرو۔ پھر تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ اور صبر کرو بیشک خدا صابرین کے ساتھ ہے"

اسی طرح مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ کی بابت فرمایا۔ جنکی حالت ان ایام میں متفرق و غیر منظم تھی۔ اور مسلمانوں نے ان سب پر فتح پائی۔

لانتم اشد رہبۃ فی صدورہم من اللہ ذلک بانہم قوم لا یفقہون۔ لا یقاتلونکم جمیعا الا فی قری محصنۃ او من وراء جدر باسہم بینہم شدید تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتی ذلک بانہم قوم لا یعقلون۔ (حشر پ ۲۸)

یعنی (مسلمانو!) تم ان (اپنے مخالفین) کے سینوں میں خدا کی نسبت بھی زیادہ سخت ڈر والے ہو۔ کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں۔ یہ سب اکٹھے ہو کر تم سے نہیں لڑینگے۔ مگر قلعہ والی بستیوں میں دیواروں کے پیچھے ہو کر (تمہیں تو لڑیں) انکی آپس میں سخت لڑائی ہے۔ تو اُن کو (بظاہر) اکٹھے خیال کرتا ہے۔ اور ان کے دل متفرق ہیں کیونکہ یہ بے عقل لوگ ہیں"

جن قوموں کی اندرونی حالت کا نقشہ ان آیات میں دکھایا گیا ہے اُن پر مسلمانوں کی قلیل جماعت نے فتح پائی اور مدتوں ان کے زیر فرمان رہیں۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان ازمنہ ثلاثہ (خلافت خلفائے ثلاثہ) میں مسلمانوں نے بھی ایسے بد دن دیکھے کہ کسی غیر قوم نے ان پر فتح پائی ہو یا ان کی ترقی کا قدم پیچھے ہٹا دیا ہو۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے اسی معنے میں کہا ہے ؎

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

ہاں اس میں شک نہیں کہ جب امر خلافت زیر نزاع بنا[1] - اور دشمنوں کو ریشہ دوانیوں کا موقع ملا اُس وقت مسلمان اس اختلاف کا خمیازہ بھگتنے لگے۔ جو قوت باہر خرچ ہوتی تھی وہ گھر ہی میں کام آنے لگی - ترقی کا جو قدم آگے بڑھ رہا تھا وہ یکدم رک گیا - اور مسلمانوں کی فتوحات کئی سال تک ملتوی ہو گئیں - حتے کہ عام الجماعۃ[2] میں جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت حسن رضی نے اپنے اور اپنے خاندانی فوائد کو اپنے جد امجد صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی امت مرحومہ کی خیر خواہی پر قربان کر دیا - تو پھر دوبارہ مسلمانوں کی متفقہ کوشش اشاعت امر اللہ اور اعلائے کلمۃ اللہ اور توسیع ارض اسلام میں خرچ ہونے لگی - اور براعظم افریقہ کے دور دست بلاد اور یورپ کے مغربی کونے کے ممالک جو اسلامی تاریخ میں مغرب اقصےٰ کے نام سے نامزد ہیں، مفتوح ہوئے اور وہاں اسلام کا پرچم صدیوں تک لہراتا رہا -

غرض اتفاق و اختلاف اپنے اپنے نتائج سے پہچانے جاتے ہیں - اسی لئے ہم نے شروع میں کہدیا ہے کہ صدر اول میں تو یہ مسئلہ یعنی خلافت خلفائے ثلاثہ اختلافی نہیں تھا

ہماری بد قسمتی سے جب بعد کے زمانوں میں یہ مسئلہ بھی اختلافی امور کی فہرست میں درج کر دیا گیا اور اس سے مسلمانوں کے تفرقہ کی خلیج نہایت کشادہ ہو گئی تو ہر ایک فریق[3] کی جولانی طبع کا میدان بنگیا - اگرچہ اب غیر قائلین سوائے زبانی تردید اور ہیر پھیر کے اور کچھ نہیں کر سکتے - کیونکہ اب عیانی حق داروں کو نہ تو حق مل سکتا ہے - اور نہ وہ دلا سکتے ہیں - نزاع مفید تو اس صورت میں ہو کہ حق مل بھی سکے - لیکن جب وقت گذر چکا تو اس نزاع سے سوائے قومی مفارقت و عداوت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے - خلافت راشدہ قائم ہو کر اپنا کام کر گئی - اور اسلام کے تمکن اور مسلمانوں کے عروج و ترقی اور ان کے تصرف شاہانہ کے جو وعدے کئے گئے تھے وہ سب حرف بحرف پورے ہو گئے[4] - اب اگر کوئی اسکا انکار کرے تو بمصداق "موتوا بغیظکم" پڑا کرے - مسئلہ خلافت میری نزدیک تو اب نظری نہیں رہا - کیونکہ واقعات کے بعد کوئی امر محتاج نظر نہیں رہتا - لیکن چونکہ انکار کرنیوالے ابھی تک انکار پر انکار کئے جا رہے ہیں - اور علیین پر پہنچی ہوئی ارواح کو کوس کوس کر زندہ مسلمانوں کو بے آرام کر رہے ہیں - اس لئے مجھے اسکے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی۔ (باقی دارد)

[1] یعنی حضرت علی رضی کے عہد میں ۱۲ منہ

[2] عام الجماعۃ سے سنہ ۴۱ھ مراد ہے جب حضرت حسن رضی نے امر خلافت حضرت معاویہ رضی کے سپرد کر دیا اور دونوں جماعتیں متفق ہو گئیں

[3] ایک وہ فریق جو خلفائے ثلاثہ کی حقانیت کا قائل ہے - اور دوسرا وہ جو اس کا انکار کرتا ہے ۱۲ منہ

[4] سورہ نور پارہ ۱۸ کی آیت استخلاف کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منہ

کھلی چٹھی

بنام مولوی مبارک حسین صاحب میرٹھی

مولوی زکریا خان صاحب نے جگادھری سے ایک شکایت نامہ بعنوان صدر اشاعت کے لئے بھیجا ہے - جس کا مضمون تو صرف اتنا ہے کہ مولوی زکریا خان صاحب اہلحدیث نے زیر نظامت مولوی مبارک حسین صاحب میرٹھی شعبہ تبلیغ جمعیۃ العلماء ضلع میرٹھ میں کچھ عرصہ تبلیغ کا کام کیا ہے جس کا ان کو مشاہرہ نہیں ملا - اور باوجود یاد دہانی کے کوئی شافی جواب بھی نہیں ملا"

لیکن طرز بیان ایسا کرخت ہے کہ نہ ہم اُسے پسند کرتے ہیں اور نہ اس کا درج اخبار کرنا مناسب جانتے ہیں - ہم خود اور حضرت مولانا صاحب سردار اہلحدیث مدظلہ بارہا بمقتضائے تعلیم قرآنی "وقل لعبادی یقولوا التی ہی احسن"[5] (پ بنی اسرائیل) لکھ چکے ہیں کہ اخبار اہلحدیث میں تحریریں بھیجنے والے اصحاب

[5] یعنی (اے پیغمبر!) میرے (مومن) بندوں کو کہدے کہ بات ایسی کریں جو احسن ہو [illegible]

AsliAhleSunnet.com

(الاعتقادات [illegible] - اہل سنت والجماعت کے عقائد [illegible] قیمت [illegible])

طرز تحریر و طریق خطاب میں سنن انبیاء علیہم السلام کو ملحوظ رکھا کریں۔ لیکن اس نصیحت کی مطلقاً پرواہ نہیں کیجاتی۔

پس ہم آج اسی امر کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کہ سخت کلامی کرنے والے اصحاب اسی مسئلہ پر بطور "مذاکرہ علمیہ" مضمون لکھیں کہ خطاب و تذکیر میں لینت و حسن خطاب کی آیات و احادیث منسوخ ہیں یا محکم۔ اگر منسوخ ہیں تو دلیل کیا ہے؟ اور اگر محکم ہیں تو ان پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟ جس طرح آپ کسی پر الزام لگاتے ہیں کہ اس نے فلاں آیت یا حدیث کے خلاف کیا۔ اسی طرح وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ آپ نے لینت کلام اور حسن خطاب کی آیات و احادیث کے خلاف کیا۔ پس ہر سنت پر نہ اس نے عمل کیا نہ آپ نے پس آپ کو کیا حق ہے کہ کسی پر ملامت کی بوچھاڑ چھوڑیں اور وہ سرا آگے سے اُف بھی نہ کر سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہر شخص کو اپنے عال کی اصلاح کے لئے نہایت باریک طور پر سمجھا دیا تھا کہ "ان اعدى عدوك نفسك التي بين جنبيك" ۱؎ (بخاری) لیکن ہماری بدبختی کہ ہم نے اپنے دشمن ہی کی مانی اور شفیق ناصح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مطلقاً ایک نہ سنی۔ انا للہ۔

اس کے بعد ہم اپنے پرانے مکرم مولانا مبارک حسین صاحب کی خدمت میں بھی بلحاظ مودت سابقہ عرض کرتے ہیں کہ اگر شکایت بجا ہے تو اسے جلد رفع کیجئے۔ تاکہ حدیث "اعط كل ذي حق حقه" پر بھی عمل ہو جائے۔ اور اسکی خلاف ورزی میں دوسرے کام کرنے والوں اور کام پر نظر رکھنے والوں پر برا اثر بھی نہ پڑے۔ کیونکہ حقیقت امر کو سمجھنے والے کم ہوتے ہیں۔ اور سنی سنائی باتوں سے بدظنی بٹھا لینے والے بہت ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

۱؎ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا اپنا نفس ہے جو تیرے پہلو میں ہے ۱۲ منہ

کھلی چٹھی

بنام مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی

اسی طرح یہی مولوی ذکریا خان صاحب ایک اور کھلی چٹھی "بنام مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی" لکھتے ہیں کہ آپ میری تفسیر "جامع البیان" کا نسخہ مولوی عبد الستار صاحب دہلوی مرحوم سے مستعار لے گئے تھے اور خود مجھ سے اس بات کا تذکرہ کیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ یا تو واپس کر دونگا یا قیمت دیدونگا۔

کچھ عرصہ بعد وہ نسخہ تفسیر میں نے دہلی میں مولوی محمد صاحب جوناگڈھی کی تپائی پر پڑا دیکھا۔ استعجاب سے پوچھا کہ یہ یہاں کسطرح آگیا؟ مولوی محمد صاحب نے جواب دیا کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب غزنوی سے قیمتاً خریدا تھا۔

اس وقت سے آپ کو کثیر التعداد خط لکھ چکا ہوں لیکن آپ نہ جواب دیتے ہیں نہ کتاب واپس کرتے ہیں نہ قیمت ادا کرتے ہیں۔ اگر کتاب واپس نہ ہو سکے تو چونکہ وہ کتاب نایاب ہے اسلئے اسکی قیمت ۵ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔

اہلحدیث مولوی اسماعیل غزنوی حج کو گئے ہیں اصل جواب تو غالباً وہ خود واپسی پر دینگے۔ لیکن نظر بر حالات ہماری رائے میں مولوی ذکریا خان صاحب کو اب کتاب یا قیمت کا ملنا مشکل ہے۔ اس لئے حساب قیامت پر رکھیں۔ واللہ یقضی بالحق۔ ۲؎

(ب ۲۴ مومن) (میر سیالکوٹی)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

خاتمۃ الحفاظ ان ہر چہار احادیث کی شرح کے بعد بعنوان تنبیہ امام بخاریؒ کی اس ترتیب احادیث اربعہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

(تنبیہ) قدم حديث علي انه كتب عن النبي صلى الله عليه وسلم يطرقه احتمال ان يكون انما كتب ذلك بعد النبي صلى الله عليه وسلم ولم يبلغه النهي وثنى بحديث ابي هريرة وفيه الامر بالكتابة وهو بعد النهي فيكون ناسخا وثلث بحديث عبد الله بن عمرو وقد بينت ان في بعض طرقه اذن النبي صلى الله عليه وسلم له في ذلك فهو اقوى في الاستدلال للجواز من الامر ان يكتبوا لابي شاه لاحتمال اختصاص ذلك بمن يكون اميا او اعمى وختم بحديث ابن عباس الدال على انه صلى الله عليه وسلم هم ان يكتب لامته كتابا يحصل معه الامن من الاختلاف وهو لا يهم الا بحق۔ (فتح الباری مصری جزو اول۔ کتاب العلم باب کتابۃ العلم ص ۱۸۶)

"یعنی امام بخاریؒ نے سب سے پہلے حضرت علیؓ والی حدیث بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ باتیں) لکھیں۔ اس میں یہ احتمال ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آپ نے یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لکھے ہوں اور آپ کو ممانعت (کتابت حدیث) کی خبر نہ پہنچی ہو (اسکے بعد امام بخاریؒ نے) دوسرے مرتبہ پر حضرت ابوہریرہؓ والی حدیث بیان کی اور اس میں (حدیث) لکھنے کا حکم موجود ہے اور یہ ممانعت کے بعد کی ہے۔ پس یہ حدیث ناسخ ہے (اور حدیث ممانعت منسوخ) (اسکے بعد امام بخاریؒ نے) تیسرے مرتبہ پر حضرت عبد اللہ بن عمرو والی حدیث بیان کی ہے اور میں (حافظ ابن حجرؒ) بیان کر چکا ہوں کہ اس کے بعض طرق میں یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کو کتابت حدیث کا اذن دیا تھا۔ پس یہ حدیث جواز کتابت حدیث کیلئے ابوشاہ کے واسطے لکھنے کے امر والی حدیث کی نسبت زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ اُس میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ امر ان پڑھ یا اندھے سے مخصوص ہے (اسکے بعد امام بخاریؒ نے) اخیر پر حضرت عبد اللہ بن عباس والی حدیث بیان کی ہے کہ جو اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

۲؎ اللہ تعالیٰ حق حق فیصلہ کریگا ۱۲ منہ

تحفہ اہلحدیث - تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب تحقیق - قیمت ۱/۰ (مجیب)

AsliAhleSunnet.com

علیہ وسلم نے اس بات کا قصد کیا کہ امت (مرحومہ) کے لئے ایک ایسی نوشت لکھوا جائیں جس سے اُن میں اختلاف کا اندیشہ نہ رہے۔ اور (ظاہر ہے کہ) آپ سوائے حق[1] بات کے کسی دیگر بات کا قصد نہیں کر سکتے۔

تنبیہ خاتمۃ الحفاظ کا منشاء یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ ہر چہار احادیث ایک خاص ترتیب میں بیان کی ہیں کہ اگرچہ صحت اسناد میں سب برابر ہیں لیکن مقصود پر دلالت کرنے میں ہر دوسری اپنی پہلی سے قوی تر ہے۔ گویا اس ترتیب میں تفاوت مدارج قوت کو ملحوظ رکھا ہے اور یہ بات امام بخاریؒ کی دقت نظر کی دلیل ہے۔ فافہم۔

عبرت اس زمانہ کے نئے نئے انقلابات کو غائر نظر سے دیکھنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ یہ زمانہ دساوس وفتن کا ہے۔ علم کا چرچا اور غوغا تو بہت ہے لیکن عمل واستعداد مفقود۔ اور غضب تو یہ ہے کہ خود غرضی، تحصیل مال اور حب شہرت کا بھوت سب پر سوار۔ الاماشاء ربی۔

قرآن مجید چشمۂ ہدایت ہے۔ لیکن زمانہ حال کے مطلب پرستوں نے اسے موم کی ناک بنا کر اپنے اپنے خیالات کے سانچے میں ڈھال رکھا ہے (۱) آنحضرت کا خاتم النبیین ہونا قرآن میں منصوص۔ لیکن برخلاف اسکے قادیانی قرآن مجید ہی سے سلسلۂ رسالت کے اجراء کے دلائل بیان کرتے ہیں (۲) شریعت محمدیہ کا مکمل ہونا اور قرآن کا دائمی طور پر محفوظ رہنا اور تاقیامت قائم رہنا اور ہمیشہ کیلئے اسی شریعت کا رائج رہنا قرآن مجید میں مذکور۔ لیکن برخلاف اسکے بابی و بہائی ہیں کہ اسی قرآن مجید سے ایک ہزار سال کے بعد قرآن شریف کے منسوخ ہو جانے اور شریعت محمدی کے خاتمہ کے دلائل بیان کرتے ہیں۔ (۳) اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدات بلیغہ اور آپ کی نافرمانی پر وعیدات شدیدہ قرآن کریم میں مصرح۔ لیکن چکڑالوی ہیں کہ اسی میں سے اطاعت رسول کو شرک کہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حق اتنا بھی نہیں مانتے کہ خاص اُس وحی کو جو خدائے تعالےٰ نے خاص آپ پر نازل کی، لوگوں کو سمجھا سکیں کہ اس حکم سے خدائے تعالےٰ کی کیا مراد ہے۔ (۴) توحید الٰہی کی آیات قرآن عظیم میں کثرت سے موجود جن میں صاف صاف مذکور ہے کہ متصرف عالم، مشکل کشا، دستگیر، دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا۔ اور حاجات پوری کرنے والا۔ رزق کا کھولنے اور بند کرنے والا، ضرر و نفع کا مالک۔ دور و نزدیک سے یکساں سننے والا۔ غائب وظاہر کو یکساں جاننے والا صرف وہی ایک خدا ہے۔ ان امور میں کوئی بھی اُسکا ساجھی و حصہ دار نہیں ہے۔ لیکن پیر پرست، قبر پرست، تعزیہ پرست اپنی ضلالتوں کی سندیں بھی اسی قرآن سے پیش کرتے ہیں۔

اس کا نتیجہ تو (معاذ اللہ) یہ ہوا کہ قرآن کریم کا کوئی ٹھیٹھ نہیں۔ ہر ایک کو اسکے مطلب کی دلیل خوش کر دیتا ہے اور اپنا کوئی مذہب قائم نہیں کرتا۔

> حلف عدو سے قسم ہم سے کھائی جاتی ہے
> الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

توبہ توبہ! قرآن کیا ہوا، موم کی ناک ہوا جدھر چاہا موڑ لیا اور جو چاہا بنا لیا۔ اگر کسی سادہ لوح الذہن کا دل ان اختلاف بیانیوں کی وجہ سے پریشان ہو جائے تو عجب نہیں کہ وہ قرآن مبارک سے بدظن ہو کر خاصہ گمراہ ہو جائے اور پھر تائب نہ ہو۔ اور کیا عجب کہ خود ان فتنہ انگیزوں کے دلوں میں بھی ایسے ہی فاسد خیالات راسخ ہو گئے ہوں۔ یہ سب بداعتقادیاں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑنے سے پیدا ہوئی ہیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔ اللھم کما ھدیتنا الی السنۃ فلا تنزعھا منا حتی نلقاک۔

اظہار خیانت منکرین حدیث انکار حدیث میں گو متفق ہیں۔ مگر درجات انکار میں مختلف ہیں۔ جنکی وجہ سے ان میں کسی قاعدہ اور اصول کی پابندی نہ رہی تو ان کی شاخیں الگ الگ ہو گئیں۔ چنانچہ حال میں ایک بے استعداد باکمال محب الحق نام ہوئے ہیں۔ جنہوں نے انکار حدیث میں ایک کتاب دعوۃ الحق لکھی ہے۔ اُس میں علم حدیث کی بے اعتباری کے ثبوت میں بحوالہ تذکرۃ الحفاظ بیان کرتے ہیں کہ "حضرت ابوبکر صدیقؓ نے احادیث نبویہ کو لکھکر ایک مجموعہ تیار کیا تھا۔ جسے آپ نے اپنی وفات کے وقت جلوا دیا۔"

تعجب ہے کہ ان دروغ باف فتنہ انگیزوں میں جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے کی اتنی جرأت ہو جاتی ہے کہ مطبوعہ کتابوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور خیانت کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ زمانۂ تصنیف سے پیشتر ہوتے تو خدا جانے کیا غضب ڈھاتے۔ حضرت ابوبکرؓ کا فعل اور امام ذہبی کی نقل۔ بھلا کسی کو اس کی تسلیم میں کیا شک؟ سید سلیمان صاحب ندوی ایسے ناقد بصیر معارف میں اس کتاب پر ریویو کرتے ہیں۔ اور اسکے حوالوں پر اعتبار کرکے اسکی تعریف کرتے ہیں۔ اور اسکی خیانت پر واقف نہیں ہوتے۔ وہ دوسرے لوگوں کی ایسی چھوٹی چھوٹی غلطیاں پکڑتے ہیں کہ اگر نہ پکڑتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔ لیکن اسکی خیانت ظاہر نکرنے سے تو ایک جہان کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اب سنئے کہ جس صفحہ میں حافظ ذہبیؒ نے اس روایت کو تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔ اُسی میں ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے "فھذا لا یصح" (یعنی یہ روایت صحیح نہیں ہے) (دیکھو تذکرہ جلد اول احوال حضرت صدیق اکبرؓ) دیکھئے کس قدر جرأت ہے کہ روایت تو حافظ ذہبی کے حوالہ سے نقل کر دی۔ لیکن حافظ ذہبی نے اس پر جو حکم لگایا تھا اُسے چھپا دیا۔ ایسے مصنفوں کا کیا اعتبار؟

(باقی باقی)

---

[1] نبی برحق کا قلب تعلق خدائے تعالےٰ سے ایسا ہوتا ہے کہ اُس میں خلاف حکم الٰہی کا قصد و ارادہ پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کا قول وما ارید ان اخالفکم الی ما انھاکم عنہ۔ اور آیت وما ینطق عن الھوی۔ اس پر دال ہیں۔ اور ترک اولیٰ یا خطاء اجتہادی یا کسی امر میں تقدیم یا کسی میں تاخیر یا خلاف مصلحت وقتی ایسے امور جو انبیاء علیہم السلام سے سرزد ہوتے رہیں وہ اس باب سے نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن میں خلاف حکم الٰہی کا قصد و ارادہ نہیں ہوتا۔ فافہم فانہ دقیق جدا ولا تکن من القاصرین (منہ)

اثبات التوحید - شرک و بدعت کی تردید اور کتاب و سنت کی تائید - قیمت عہ (مجلد)

AsliAhleSunnet.com

مرزا صاحب قادیانی اور جہاد اسلامی

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے جہاد اسلامی کو بزعم خود منسوخ کر دیا۔ چنانچہ آپ کی امت کی دونوں قادیانی اور لاہوری پارٹیاں اس عقیدہ پر قائم اور عامل ہیں۔ اور اس کی تبلیغ بھی کرتی رہتی ہیں۔ مجھ کو اس وقت اسکے متعلق بحث یا تردید کرنی نہیں ہے۔ صرف یہ دکھانا ہے کہ مرزا صاحب نے ایسا کیوں کیا؟

مرزا صاحب کی کتاب "نور الحق" ص۳۱ سے خود ان کی تحریر پیش کرتا ہوں جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس تحریر سے وہ گورنمنٹ انگریزی کو شبہ اور شک سے نکال رہے ہیں کہ حکومت ان کو مخالف نہ سمجھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"فلو کنت عدو الھذہ الدولة لفعلت افعالاً خلاف ذٰلک وما ارسلت ھٰذہ الکتب وھذہ الاشتھارات الی دیار العرب وبلاد اسلامیة وما قدمت قدمی لھٰذہ النصائح فانظروا یا اولی الابصار لم فعلت ھذہ الافعال ولم ارسلت ھٰذہ الکتب التی فیھا منع شدید من الجھاد لھذہ الدولة فی دیار العرب وفی غیرھا من البلاد اکنت ارجو انعاما من سکان تلک البلاد اوکنت اعلم انھم یرضون عنی بسماع تلک الکلمات ویزیدون فی الاخوة والاتحاد۔ فان لم یکن لی غرض من ھٰذہ الاغراض بل کانت النتیجة البدیھة سخط القوم وغضبھم علی وطعنھم بالالسنة الحداد۔ فبعدہ ای شیئ حملنی علی ذٰلک اکانت لنفسی فائدة تاخیری فی ارسال تلک الکتب الی دیار لیست داخلة تحت الحکومت البریطانیة بل ھی ممالک الاسلام ولھم خیالات دون ذٰلک کما لا یخفی علی الخواص والعوام۔

(یعنی) پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جنہیں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں۔ کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائینگے اور دوستی اور برادری میں ترقی کرینگے۔ سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور انکی تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے۔ سو اسکے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا۔ کیا میرے لئے ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا۔"

اب یہ تحریر صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ منسوخی جہاد کا خیال کیوں پیدا ہوا۔ اگرچہ آگے چلکر اس کو اظہار حق سے تعبیر کیا ہے۔

بعض مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ان کو چاہئے کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کی کتب مثلاً خواجہ کمال الدین کی "انڈیا ان دی بیلنس" کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ مرزا صاحب کی تحریک احمدیت کی اصلی غرض اور غایت کیا ہے۔

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی ۲

نوٹ :- اصل عربی عبارت اور ترجمہ کتاب "نور الحق" مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور سے نقل کیا گیا ہے۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

ا مرزا صاحب کا دعوےٰ اعجازی عربی لکھنے کا ہے جس کا مقابلہ علماء نہیں کر سکتے۔ سو اسکی صورت یہ ہے کہ آپ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو عربی زبان میں ان معانی میں مستعمل نہیں ہوتے۔ انہیں میں ایک لفظ انعام ہے کہ ہندی زبان میں اسکا استعمال جس معنی میں ہے عربی میں نہیں ہے۔ عربی میں اس معنے کے لئے لفظ صلہ اور جائزہ ہے۔ ۱۲ میر سیالکوٹی۔

۲ شکایت کس بات کی۔ مرزا صاحب نے اپنا یہ مدعا اپنی کتاب تحفۂ قیصریہ میں صاف الفاظ میں بیان کر دیا ہے جہاں آپ نے اپنی امت کو گورنمنٹ کا بلا تنخواہ سپاہی قرار دیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی

آریہ مشن

تردید وید

(۱) "ہم لوگ سب کے ہی خواہ ہمہ صفت موصوف نور کل علم کل پرماتما کی اُپاسنا کرتے ہیں وہ سب سے بڑا ہے وہ دور سے دور اشیاء کو دکھاتے والا ہے اور سب کو دیکھنے والا ہے ہمہ صفت موصوف ہے پاک کرنیوالا ہے۔ علم کل ہے ارض وسما اسکو سجدہ کرتے ہیں۔ اے انسانو! تم بھی اسی کی حمد وثنا کرو۔" (یجروید ۳۲/۵)

خاکسار :- یہ منتر خدا کا کلام نہیں ہے یہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو اُپاسنا کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ اور دوسروں سے حمد وثنا کو کہہ رہے ہیں۔

(۲) "اے خالق ارض وسما ..... ہم آپ کی پوجا کرتے ہیں۔" (یجروید ۳۲/۹)

خاکسار :- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ یہ بہت سے لوگوں کے خیال کا اظہار ہے کہ ہم بھی پوجا کرتے ہیں۔

(۳) "اے حمد وثنا کئے جانے کے لائق پرماتمن۔ میری تمام حمد وثنا تیری نظر میں قبول ہو۔ نہ صرف اسی وقت ہو بلکہ اس کے بعد بھی جوں جوں بوڑھا ہوتا جاؤں اسی قدر میں تیری حمد وثنا میں کمال محنت اور دلی جذبہ سے زیادتی کرتا جاؤں۔" (یجروید ۲۹/۵)

خاکسار :- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ ایک شخص کی استدعا ہے کہ جوں جوں میں بوڑھا ہوتا جاؤں

AsliAhleSunnet.com

اُسی قدر میں تیری زیادہ حمد وثنا کرتا جاؤں۔

(۴) "اے انترکش میں موجود اچھی اچھی پدارتھوں[1] کو حاصل کرنیوالے عالم لوگو...... مجھے کبھی بھی ہلاک مت کردیں آپ کو بار بار نمسکار[2] کرتا ہوں" (یجروید ۵/۴۳)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے یہ ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو ڈر کر اپنی ہلاکت کو منع کرتا ہے اور بار بار خوشامد سے سلام کر رہا ہے۔

(۵) "اے استری (عورت) تو جسم اور آتما کا بل رکھتی ہوئی خاوند سے مت ڈر۔ مت کانپ تو جسم اور آتما کے بل اور پراکرم کو دھارن کر۔ اے مرد تو بھی اپنی استری سے ویسا ہی سلوک کر.... اور آپس میں ایسا سلوک کر جس سے طاقت بڑھے[1]" (یجروید ۶/۳۵)

(۶) "منصف راجہ ہمیں بھلی پرکار تعلیم وتربیت دے وید لوگ ہمیں جسم کو مضبوط کرنے کی تعلیم دیں عالم لوگ ہمیں اعلےٰ تعلیم دیں ہماری ماتا ہمارے لب ولہجہ کو درست کرتی ہوئی ہمیں اچھی اچھی شکھیا دے" (یجروید ۹/۲۹)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے اشخاص کا بنایا ہوا ہے جو کہہ رہے کہ راجہ ہمیں تعلیم وتربیت دے وید لوگ ہمارے جسم کو مضبوط کرنے کی تعلیم دیں اور ہمارے ماں باپ لب لہجہ کو درست کریں۔

(۷) "اے آپت وِدوان جیسے آپ جاہ وحشمت کا پرکاش کرنیوالے اور پراکرم یکت ہیں ویسا ہی میں بھی ہوں۔ آپ کی طرح تحصیل علم سے میری قسمت کا ستارہ چمکے آپ مجھ کو موت سے بچائیں" (یجروید ۱/۱۵)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو اپنے آپ کو موت سے بچانے کی خواہش کر رہا ہے۔

(۸) "اے خالق کائنات آپ انابشی ہیں آپ منگل سروپ ہیں۔ آپ میرے پتا ہیں میں آپ کو نمسکار

[1] عجب پیرایہ میں اشارے کنائے ہیں ۱۲ میر سیالکوٹی۔

لوا پوک نمسکار کرتا ہوں آپ مجھے چھوٹی عمر کے مرنے سے بچائیں۔ میں آپ سے پوری عمر پانے کے لئے دنیا کے سکھ بھوگنے کیلئے نیک اولاد پیدا کرنے کیلئے شاریرک اور آتمک بل کی پراپتی کیلئے علم اور دھن کی تحصیل کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں" (یجروید ۳/۶۳)

خاکسار:۔ یہ منتر پرمیشور کے بیٹے کا بنایا ہوا ہے جس میں وہ ظاہر کرتا ہے کہ اے پرمیشور مجھے کم عمری میں موت سے بچائیں اور مجھے نیک اولاد علم اور دھن عطا کریں اور اے خالق کائنات آپ میرے پتا ہیں۔

(۹) "اے راجہ تو نیک اوصاف حاصل کر.... یہ سلطنت ایک طرح پر تیرا گھر ہے تو اس گھر کو عالموں سے آباد کر ہم تجھے اپنا راجہ تسلیم کرتے ہیں" (یجروید ۷/۲۱)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی راجہ کی بہت سی رعایا کا بنایا ہوا ہے جو راجہ سے کہہ رہے ہیں کہ راجہ! تو نیک اوصاف حاصل کر ہم تجھے اپنا راجہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۱۰) "اے وِدوان لوگو تم ہمارے نزدیک آؤ۔ تم ہمارے آسن پر بیٹھو۔ میری پرارتھنا کو سنو۔ (بیٹے سے مخاطب ہو کر) اے پتر ہم تجھے تحصیل علم کیلئے ان دھارمک وِدوانوں کے سپرد کرتے ہیں" (یجروید ۷/۴۴)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی بہت سے لوگوں کا بنایا ہوا ہے اور کچھ حصہ اس منتر کا ایک شخص کا بنایا ہوا ہے جو اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے کہ اے پتر میں تجھ کو وِدوانوں کے سپرد کرتا ہوں۔

(۱۱) "اے سب سکھوں کو دینے والے نورِ کل پرماتمن! آپ ہمیں آج اور کل بلکہ روز سکھ دیجئے تاکہ ہم آپ کی دی ہوئی عمدہ عقل اور مختلف اشیاء سے معمور سندر گھر میں عمدہ سے عمدہ کام کرتے رہیں" (یجروید ۳/۹)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی بہت سے لوگوں کا بنایا ہوا ہے جو پرماتما سے سکھ وغیرہ کی استدعا کر رہے ہیں۔

(۱۲) "اے پڑھی لکھی استری تو مجھے مل۔ وہ جو تجھ چاہتا ہے تو اُسکو مل" (یجروید ۳۹/۲)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو پڑھی لکھی استری سے ملنے کی استدعا کر رہا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ وہ جو تجھے چاہتا ہے تو اُسکو بھی مل۔ یہ منتر کسی بڑے خلیق اور بامروت شخص کا بنایا ہوا ہے۔

(۱۳) "اے پتی (شوہر) میں نے آپ کو وِدوا کے نیموں کے مطابق گرہن کیا ہے آپ اچھے رتھ[1] اور گھر والے ہو۔ آپ بہت ہی ویریہ دینے والے ہیں[2] میں آپ کو عین وقت پر دل کو خوش کرنے والا بھوجن بنا کر دیتی ہوں" (یجروید ۹/۸)

خاکسار:۔ یہ منتر کسی عورت کا بنایا ہوا ہے جو اپنے خاوند کے ویریہ اور اپنے کھانا وقت پر دینے کی تعریف کر رہی ہے۔

(۱۴) "اے تمام سکھوں کو دینے والے سوامی آپ مجھے بڑا پیار کرتے ہیں آپ مجھے سکھ دینے والے ہیں۔ آپ مجھے دوا ہیت استری میں ویریہ کو دھارن کیجئے[3] اے ویریہ سینچنے والے اور ویریہ دھارن کرنے والے اولاد کی حفاظت کرنیوالے ہیں آپ کے سنگ سے ویریہ گرہن کرکے مضبوط اور تندرست پتر کو حاصل کروں" (یجروید ۸/۱۰)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی عورت کا بنایا ہوا ہے کہ جو سوامی جی کے پیار کا اظہار اور مضبوط بیٹا حاصل کرنے کی استدعا کر رہی ہے۔

(۱۵) "اے گربھ کے دھارن کرنیکے بعد[4] اسکی رکھشا کرنے والے اور آہستہ آہستہ چلنے والے خاوند آپ روز میرے من کو خوش کرنیوالے اور دھرم کے ساتھ دھن جمع کرنیوالے ہیں آپ وِدوانوں میں جاہ وحشمت والے ہیں" (یجروید ۸/۵)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی ایک عورت کا بنایا ہوا ہے جو اپنے خاوند کی تعریف کر رہی ہے۔ غرضکہ وید میں جگہ جگہ اس قسم کی تعلیم موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وید کسی ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے بلکہ اسکو بہت سے مرد عورتوں نے بنایا ہے اور اگر ایک شخص نے بنایا ہے تو اُس نے لطور ناول کے من گھڑت تعلیم سے اسکو بھر دیا ہے جس سے کوئی پتہ نہیں

[1] تا [4] سبحان اللہ! کیا مہذب طریق بیان ہے ۱۲ میر سیالکوٹی۔

AsliAhleSunnet.com

مذاکرۂ علمیہ

رفع اللثام عن بعض مسائل الصیام

بجواب سوالات بابت مسائل الصیام

نمبر ۲

(سلسلہ کیلئے دیکھئے اہلحدیث ۹ جولائی ۱۹۲۶ء)

(از مولوی محمد صادق صاحب)

سوال دوم۔ (صدقۂ فطر دینا ضروری نہیں)

قولہ "نسائی۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد۔ ابن خزیمہ۔ حاکم میں بسند صحیح مروی ہے۔

عن قیس بن سعد قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ فلما نزلت فی بعضہا فلم یامرنا ولم ینہنا۔

"یعنی قیس بن سعد نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۃ الفطر کے ادا کرنے کا قبل از نزول (فرضیت زکوٰۃ) حکم دیا تھا۔ بعد از نزول فرضیت زکوٰۃ ہمیں نہ آپ نے ادائگی صدقۂ فطر کا حکم دیا اور نہ آپ نے ہمیں منع کیا۔"

اقول:۔ امام شعرانیؒ "کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ" صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں

قال شیخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا لا یدل علی سقوط فرضیتہا لان نزول فرض لا یوجب سقوط فرض اٰخر۔ انتہیٰ۔

"یعنی ہمارے شیخ نے راضی ہو اللہ تعالیٰ اس سے فرمایا اور یہ حدیث صدقۃ الفطر کی فرضیت کے سقوط پر دلالت نہیں کرتی۔ اسواسطے کہ ایک فرض کا نزول دوسرے فرض کے سقوط کا موجب نہیں ہوتا۔"

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام فرضیت کے قائل ہیں۔ قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا فلم یامرنا ولم ینہنا سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فرض نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایکدفعہ فرمادیا بلکہ ابوہریرہؓ سے اعلان کروادیا۔ اب کیا ضرورت پیش نظر تھی جسکے واسطے آپ دوبارہ اعلان کرواتے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی چیز کا حکم دیا ہوتا یا کسی چیز سے منع کیا ہوتا اور آپ اس کے خلاف امت کو بتانا چاہتے تو پہلے حکم کا بعینہٖ یا اشارۃً اعادہ فرماکر حکم ثانی دیدیتے۔ مثال کے طور پر انی کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا "یعنی میں تمہیں قبور کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب کرلیا کرو۔ خصوصًا فرائض کے نسخ عدم نسخ کے متعلق مثال کے طور پر ابتدائے اسلام میں وصیت فرض تھی۔ جیسے ابن عباسؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ابوداؤد صفحہ ۴۰ جلد ۲ میں ہے۔

عن ابن عباس ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین والاقربین فکانت الوصیۃ کذلک حتی نسختھا اٰیۃ المیراث

"یعنی اگر کوئی مسلم فوت ہونے کو ہوتا تو اسکو عندالوفات اپنے ماں باپ یا قریبی رشتہ داروں کو وصیت کرنی واجب تھی۔ یہانتک کہ آیۂ میراث نے اس کو منسوخ کردیا۔"

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسطرح عاجز پہلے عرض کرچکا ہے اسی طریق پر مومنوں کو حکم دیدیا۔ شرجیل بن مسلم فرماتے ہیں میں نے ابو امامہؓ کو سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک صاحب حق کو اسکا حق دیدیا ہے۔ پس اب کسی وارث کے واسطے کسی قسم کی وصیت ضروری نہیں۔ فتفکر وتدبر۔ یا اخی آپ اس جگہ بھی فرمادیتے۔ یا کم ازکم ابن عباسؓ کی طرح کوئی صحابہؓ میں سے اسکی توضیح فرمادیتا۔ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے "ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا۔" اس ارشاد کے ماتحت کم ازکم حکم اول اور ثانی کے درمیان کچھ نہ کچھ مماثلت تو چاہئے یہ تو حقیقتًا ہی ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

سنئے آپ نے صدقۃ الفطر کی بابت فرمایا ہے صدقۃ فطر طھرۃ للصیام من اللغو والرفث۔ یعنی صدقہ فطر روزہ کا لغو اور رفث سے پاک کرنے کیلئے فرض کیا گیا ہے بخلاف زکوٰۃ کے کہ وہ مال کی پاکیزگی کے واسطے ہے زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض ہے صدقۂ فطر میں نصاب کی شرط نہیں۔ زکوٰۃ کو امیر کے پاس جمع کرنے کا حکم ہے۔ صدقۂ فطر غرباء کو تقسیم کرنے کا حکم ہے۔ زکوٰۃ صاحب نصاب سے مقررکردہ لیجاتی ہے صدقۂ فطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غریب کیلئے نصف صاع گندم سے دیدینا بھی ثابت ہے۔ صدقۂ فطر رمضان شریف کے گذرجانے کے سوا ادا نہیں کرسکتا زکوٰۃ دو سال کی اکٹھی ادا کرسکتا ہے۔ اب عاجز چند دلائل فرضیت کے ذیل میں درج کرتا ہے۔

"کمالین" میں قد افلح من تزکی کی تفسیر میں لکھا ہے

واخرج ابن المنذر عن ابی سعید الخدری مرفوعًا اعطی صدقۃ الفطر وخرج الی العید فصلی وابن مردویہ عنہ کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرء الاٰیۃ ثم یقسم الفطرۃ قبل ان یغدو الی الفطر واخرج البزار والحاکم والبیہقی بسند ضعیف عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان یامر بزکوٰۃ الفطر قبل ان یصلی صلوٰۃ العید ویتلو ھذہ الاٰیۃ وروی البیہقی عن ابن عمر انما نزلت فی زکوٰۃ الفطر وکان ابن مسعودؓ امر تصدق ثم صلی ثم قرء ھذہ الاٰیۃ واستشکل بان السورۃ مکیۃ ولم یکن بمکۃ عید ولا فطر واجیب بانہ لما کان فی علم اللہ تعالیٰ ان ذالک سیکون اثنی علی من فعلہ وفیہ الاخبار عن الغیب وقال محی السنۃ یجوز ان یکون النزول سابقا علی الحکم وانت حل بھذا البلد فالسورۃ مکیۃ وظھر امر الحل یوم الفتح۔ انتہیٰ وکان ابن عباس یقول فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین فمن اداھا قبل الصلوٰۃ فھی زکوٰۃ مقبولۃ ومن اداھا بعد الصلوٰۃ فھی صدقۃ من الصدقات۔

"(یعنی) اور ابن المنذر نے ابو سعید خدری سے مرفوعًا نکالا ہے صدقۃ الفطر ادا کیا اور عید کیلئے نکلا پس نماز پڑھی۔ اور ابن مردویہ نے بھی ابو سعید سے مرفوعًا نکالا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیہ (مذکور الصدر) کو

AsliAhleSunnet.com

پڑھتے پھر صدقۃ الفطر تقسیم کرتے پہلے اسکے کہ آپ عید الفطر پڑھنے کیلئے جاویں اور بزار اور حاکم اور بیہقی نے بسند ضعیف نکالا ہے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے اُس نے اپنے باپ سے روایت کیا) اُس نے اپنے دادا سے (روایت کیا) اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق آپ صدقۃ الفطر نکالنے کا حکم قبل از نماز عید ادا کرنے کے کرتے اور اس آیت کو پڑھتے یعنی آیت قد افلح من تزکی - اور بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے تحقیق وہ آیت زکوٰۃ الفطر کے بارہ میں اُتاری گئی ہے - اور ابن مسعود آدمی تھے صدقہ کرتے پھر نماز پڑھتے پھر اس آیت کو پڑھتے اور مشکل ہے (آیت کا شان نزول بیان کرنے میں) بایں طور کہ سورہ مکیہ ہے اور مکہ میں نہ عید تھی اور نہ صدقۃ الفطر (ادا کرنا تھا) اور اسکا جواب (بایں طور) دیا گیا ہے کہ جیسا اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا تحقیق یہ یعنی صدقۃ الفطر و عید جلدی ہونگے اللہ تعالےٰ نے تعریف کی اسی شخص پر جو کرے اسکو اور خبر ہے اسمیں غیب سے اور محی السنہ نے کہا ہے جائز ہے ایک آیت کا نزول قبل از حکم - وانت حل بهذا البلد پس سورہ مکیہ ہے یعنی سو رہ انت حل - اور ظاہر ہوا امر حلال ہونیکا فتح کے دن ۱ھ انتہے - اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو فرض کیا صائم کی پاکیزگی کیلئے لغو و رفث سے اور مساکین کے کھانے کیلئے - پس جو شخص اس کو قبل از نماز عید ادا کرے پس وہ زکوٰۃ مقبول ہے - اور بعد از نماز ادا کرے پس وہ صدقات میں سے ایک صدقہ ہے یعنی اس کا صدقہ فطر ادا نہیں ہوگا۔

(باقی آئندہ)

۴۴ گر رکھا ہے کہیں مقدمات دائر ہیں - کیوں اور کسواسطے ؟ غیر محقق مقلد نہیں بنجاتے - اور فقہ کو حدیث پر ارجح نہیں سمجھتے - اے برادران اہلحدیث کچھ سنت مطہرہ کا پاس ہے تو میدانِ عمل میں تشریف لائیے -

(محمد عبدالکریم جتوئی تونسوی عفی عنہ)

مقدس رسول - آریوں کے زہریلے رسالہ رنگیلا رسول کا مفصل و مدلل جواب قیمت ۱/ (منیجر)

غربت اسلام

حضرات! اسلام پاک جو فطری اور سچا مذہب ہے جسکے بغیر کسی فرد بشر کو نجات نہیں جو ایک لاکھ اور چوبیس ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا دین ہے جسکے ماننے اور قبول کرنے والے کا رتبہ نوری فرشتوں سے بلند ہے جو ان الدین عند اللہ الاسلام کے سرو پا سے مزین و ممتاز ہے جو فرقہ بندی کی بیخکنی کرتا ہے تمام لوگوں کو ایک صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے - بُری باتوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی نصیحت سناتا ہے - آج اسکے مدعی دنیا میں بیشمار پائے جاتے ہیں سب کے سب یہی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام پر ہیں اور ہم ہی نمونہ دین محمدی ہیں - مگر جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامیوں کی جو نشانی بتلائی ہے اسکو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں نے خود ساختہ من گھڑت منتھ کو سچا دین سمجھ رکھا ہے -

• اسلام پاک قرن اول و ثانی میں اپنی اصلی شکل پر جلوہ نما رہا قرن ثالث میں فرقہ بندی کا آغاز ہو کر پہلے پہل تقلید کی ہوا بندھی - جسکی یہانتک نوبت پہنچی کہ جو ائمہ اربعہ کا مقلد نہیں وہ لامذہب ہے - اُس وحدہ لاشریک کی شان دیکھو حضرت رسول مقبول ؐ نے تو جب صحابہ کرام نے اسلام میں گڑبڑ مچنے کے وقت کی بابت اظہار غم کیا تو فرمایا "ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی" یعنی قرآن شریف اور حدیث پاک کے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کیسے پھسلائیگا - حکم موصوف پر کسی (مقلد) نے نگاہ نہ کی اور یہ فتوے دیدیا کہ غیر مقلد شنیعہ فرقہ ہے - عاملان قرآن و حدیث کے جو جو نام بریلویوں دیوبندیوں رضائیوں نے رکھے ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ براہ راست عامل قرآن و حدیث مسلمان نہیں - اللھم انت احکم الحاکمین - کوئی کہتا ہے وہابی لامذہب ہیں نجدی ہیں وہ ہیں یہ ہیں ؎

یوں پکاریں ہیں مجھے کوچۂ جاناں والے
اِدھر آبے! ابے او! چاک گریباں والے!

ابتدائے اسلام میں جو جو مصیبتیں آنحضور صلعم و صحابہ کرام نے کفار کے ہاتھوں اُٹھائی تھیں بعینہٖ اسیطرح آج غریب مسلمان (اہلحدیث) حضرات مقلدین سے اُٹھا رہے ہیں - رضائی پارٹی کے خیالات اہلحدیث کے حق میں سرخیل قریش مکہ سے کم نہیں وہ الفاظ و القاب جو قرآن شریف میں قریش کے کہے ہوئے موجود ہیں انکو اور مقلدین کے زہر اُگلے ہوئے کو موازنہ کرنے سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو سکتا ہے جس تقلید کو خود اقتداء الفقہا مذموم اور ایک نیا دین بتا گئے اس تقلید کی تقلید میں قرآن و حدیث کے عاملین کو لامذہب وہابی مغضوبی غیر مقلد نجدی شنیعی شیطان فسادی مفتری وغیرہ وغیرہ ناموں سے بڑے بڑے فاضل اپنے رسالوں میں یاد فرماتے ہیں تقلیدی دین سے بدرجہا بہتر اور افضل اور اعلےٰ مذہب بتانے سے بجائے رفاقت محبت کے عداوت رقابت پیدا کرکے مقلد بنانے کی دھن میں ہر مناسب طاقت سے کام لیتے ہیں -

جب ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہجاتی تب ہمیں واقعات گذشتہ یاد کرکے جی تھامنا پڑتا ہے اور انکی بولیاں سہنی پڑتی ہیں مکہ معظمہ میں بھی یہی جھگڑے رگڑے ہوتے رہے تھے جیسا کہ قرآن مبین ہے -

وکذلک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا انا وجدنا اٰباءنا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مقتدون قال اولو جئتکم باھدی مما وجدتم علیہ اٰباءکم قالوا انا بما ارسلتم بہ کفرون (پ زخرف)

(یعنی) اور اسیطرح ہم نے تجھ سے پہلے جب کسی بستی میں کوئی ڈرانیوالا بھیجا تو وہاں کے کھیاؤں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا لہذا ہم تو انہیں کے قدم بقدم چلینگے پیغمبر نے ان کے جواب میں کہا کیا اگرچہ میں تم کو اس سے بڑھکر ٹھیک رستہ بتاؤں جسپر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا انہوں نے کہا کچھ بھی ہو ہم تو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو اسکو نہیں مانتے "

خواہ کوئی قرآن و حدیث کا کتنا ہی عامل ہو تقلید کئے بغیر مسلمان نہیں سمجھا جاتا ہے - ائمہ ثلاثہ کی تقلید کا تو کوئی ذکر نہیں بلکہ انکی تقلید تو غیر معتبر مانی جاتی ہے تقلید حنفی مذہب کی بڑی تعداد تقلید ہے - اسیواسطے ایک دیوبندی مولوی نے ان دنوں فتوےٰ دیا ہے کہ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے غیر مقلد کو پیش امام بنانا درست نہیں ؎

جتنا جی چاہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
شکلِ تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں -

قرآن شریف و سنت مطہرہ و اجماع اہل علم سے ثابت ہو چکا ہے کہ طاعت خدا و رسول خلقت پر واجب ہے اور کسی دیگر کی تابعداری ہر امور بہ اور منہی عنہ میں نہیں کرنی چاہئے مگر برادران احناف نے کہیں اہلحدیث کو مسجدوں سے روک رکھا ہے کہیں بائیکاٹ

AsliAhleSunnet.com

فصل الخطاب

درمیان مذہب

حضرت حاطب و عمر بن الخطاب

مسیحی (۱) "انجیل شریف میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ خداوند مسیح کو صلیب دیا گیا۔ اور صلیب کے اوپر آپ کی موت واقع ہوئی اور عیسائیوں کا ایمان بھی یہی ہے کہ وہ صلیب پر کھینچے گئے صلیب پر آپ کی وفات ہوئی۔ پھر آپ دفن کئے گئے۔ پھر تیسرے دن زندہ ہو کر اپنے لوگوں سے ملے۔ پھر چالیس روز تک ان کے ساتھ قیام کیا۔ اور آسمان پر تشریف لے گئے۔" (مسیحی رسالہ تجلی جلد اول نمبر ۷ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۶۸ و ۲۷۰)

(۲) "خداوند المسیح کے صلیب پر مر جانے میں انجیل و قرآن میں اتفاق ہے۔ اور محمدی علماء کا اس سے انکار کرنا محض بےجا و باطل ہے۔" (رسالہ کاشف الاسرار قیامت صفحہ ۲۹)

(۳) مولوی محمد حسن صاحب امروہی اپنی کتاب "التاویل المحکم فی متشابہ خصوص الحکم" کے صفحہ ۳۹۱-۳۹۲ و ۳۹۳ - مسٹر اکبر مسیح نے کتاب ینابیع الاسلام کے ص ۱۸۸/۱۸۹ کے حاشیہ - و رسالہ تجلی جلد اول ۷ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء ص ۲۷۳ - ڈاکٹر برخوردار خان صاحب مسیحی نے اپنے رسالہ مسیح مصلوب اور قرآن اور انجیل برنباس کے ص ۱۲ و ۱۳ - پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر نے اپنے رسالہ کاشف الاسرار قیامت" کے ص ۲۰ پر یوں لکھا ہے۔

"بعد نزول سورہ نساء جس میں آیت ماصلبوہ وارد ہوئی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (جو بدری صحابہ میں سے تھے) آنحضرت کے قاصد ہو کر مقوقس والی اسکندریہ کے پاس جو عیسائی تھا نامہ مبارک آنحضرت کو لیگئے۔ مقوقس نے ان سے یہ اعتراض کیا کہ اگر تمہارا صاحب نبی ہے تو اس نے کیوں خدا سے دعا نہ کی کہ اسکو مکہ سے ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ اس پر حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت عیسےٰ بھی تو نبی تھے انہوں نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے۔ چنانچہ کتاب استیعاب سے مدارج النبوۃ میں نقل ہوا ہے۔"

(۴) "حضرت محمد یسوع مسیح کی بابت دیگر باتوں کے ساتھ یہ بات بھی مانتے تھے کہ یسوع مسیح صلیب پر مارا گیا۔ تیسرے دن زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا۔ اور قیامت کے قریب دوبارہ آئیگا۔" (کتاب تحقیق الاسلام حصہ سوم ص ۴۰)

(۵) "نہ صرف حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے مقوقس کے سامنے طریقہ صلیب کو تسلیم کیا تھا۔ بلکہ ایک قول حضرت عمر کا بھی ایسا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مسیح کی موت کے اس طرح قائل تھے جسطرح عیسائی۔" (رسالہ تجلی بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء ص ۲۷۳)

مسلمان (۱) مسیحی کا یہ کہنا کہ "خداوند المسیح کے صلیب پر مر جانے میں انجیل و قرآن میں اتفاق ہے" سراسر غلط ہے۔ اسلئے کہ قرآن مجید کے پارہ ششم (سورہ نساء) رکوع دوم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔" (یعنی) "اور نہ یہود نے قتل کیا حضرت عیسےٰ کو اور نہ صلیب پر کھینچا اور لیکن شبیہ بنایا گیا واسطے ان کے۔" "اور یہود نے قتل نہ کیا حضرت عیسےٰ کو بہ یقین بلکہ اُٹھا لیا عیسےٰ کو اللہ نے اپنی طرف اور اللہ تعالےٰ غالب حکمت والا ہے۔"

نوٹ { ان آیات مقدسہ میں اس بات کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مقتول و مصلوب نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف حضرت عیسےٰ کو اُٹھا لیا۔ کئی ایک مسیحی پادریوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ قرآن کریم اس بارے میں اناجیل اربعہ کا مخالف ہے جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(الف) **پادری عماد الدین** اپنی کتاب "ہدایت المسلمین" باب ۸ فصل سوم صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸ پر لکھتا ہے۔

"سورہ نساء کے رکوع ۲۲ میں ہے ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم۔ یعنی عیسےٰ مسیح کو قتل نہ کیا اور نہ صلیب دی مگر عیسائیوں کو شبہ پڑ گیا۔ واضح ہو کہ عیسےٰ مسیح کی مارے جانے کی بابت اشعیا نبی ۵۳ باب میں مسیح سے ۷۱۲ برس آگے خبر دے گیا ہے اور دانیال و موسےٰ اور اکثر انبیاء اس واقعہ کی خبر دیتے آئے۔ خود مسیح بار بار کہتا رہا کہ میں مر کر پھر جی اُٹھونگا۔ اس کے شاگرد[1] کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے صلیب ہوئی۔ بعد اسکے جب وہ جی اُٹھا چالیس روز تک ان کے ساتھ رہا اور اپنے زخم بھی دکھلائے مگر محمد صاحب کہتے ہیں کہ مسیح کو صلیب بھی نہیں ہوئی۔"

(ب) **پادری جان قلندر** اپنی کتاب "المسیحیت والاسلام" کے ص ۱۶۱ پر لکھتا ہے۔

"قرآن شریف صاف الفاظ میں مسیح کی تصلیب کا انکار کرتا ہے۔"

(ج) کتاب **ینابیع الاسلام** کے ص ۸۶ پر لکھا ہے

"سورہ نساء رکوع ۲۲ میں یہودیوں کی بابت لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ہم نے مارا عیسےٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا اور نہ اس کو مارا ہے اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔ اور اس کو نہ مارا بیشک بلکہ اسکو اُٹھا لیا اللہ نے

[1] یہ سراسر غلط ہے کوئی حواری اسکی شہادت نہیں دیتا نہ دے سکتا ہے۔ کیونکہ حسب بیان اناجیل حضرت مسیح کی گرفتاری کے وقت سب حواری بھاگ گئے تھے ۔ ۔ ۔

AsliAhleSunnet.com

اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔ جیسا عموماً مسلمانوں کا خیال ہے۔ اگر یہاں در اصل مسیح کے مصلوب ہونے کا انکار کیا ہے تو یہ تعلیم قرآن تمام کتب انبیاء و کتب حوارین کے خلاف ہے۔"

نوٹ { پس مسیحی کا یہ کہنا کہ "حضرت محمد یسوع مسیح کی بابت دیگر باتوں کے ساتھ یہ بات بھی مانتے تھے کہ یسوع مسیح صلیب پر مارا گیا" سراسر غلط ہے۔

(۲) مسیحی کا یہ کہنا کہ "حضرت حاطب بن بلتعہ نے مقوقس کے سامنے طریقۂ صلیب کو تسلیم کیا تھا" سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ کتاب "استیعاب" جلد اول صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵ - اسد الغابہ مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۱ - خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲ - کتاب معجزات نبی الوریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۱ - کتاب حسن المحاضرہ فی اخبار معر و القاہرہ قلمی ورق ۲۶ پر اصلی روایت کے الفاظ یوں آئے ہیں۔

"بیہقی نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کی ہے کہ کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مقوقس ملک اسکندریہ کے پاس بھیجا - حاطب نے کہا کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامہ لیکر اس کے پاس گیا۔ اس نے مجھے اپنے مکان میں ٹھیرایا اور میں اسکے پاس رہا۔ پھر اس نے میرے پاس کسی کو بھیجا اور اس نے اپنے بطریقوں کو جمع کیا اور مجھ سے کہا کہ میں تم کو ایک کلام کے ساتھ کلام کرونگا اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تم مجھ سے اس کلام کو سمجھ لو۔ حاطب نے کہا کہ میں نے مقوقس سے کہا کہو اس نے کہا تو اپنے صاحب کی مجھے خبر دے کیا وہ نبی نہیں ہے میں نے کہا بیشک وہ اللہ تعالےٰ کا رسول ہے۔ مقوقس نے کہا کہ اس شخص کو کیا ہو گیا ہے وہ نبی تھا اسکی قوم نے اس کو اسکے شہر سے غیر شہر کی طرف نکالدیا اس نے ان پر بد دعا نہیں کی۔ حاطب نے کہا میں نے کہا کہ عیسےٰ ابن مریم جو ہیں کیا تم شہادت نہیں دیتے ہو کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ ان کو اسوقت کیا ہو گیا تھا کہ ان کی قوم نے ان کو پکڑا اور یہ ارادہ کیا کہ ان کو سولی پر چڑھائیں۔ اسوقت حضرت عیسےٰ کو چاہئے تھا کہ ان پر یوں بد دعا کرتے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ عزوجل ہلاک کردے۔ عیسےٰ نے بد دعا نہیں کی یہانتک کہ اللہ نے انکو اپنی طرف آسمان دنیا پر اٹھالیا۔ مقوقس نے کہا کہ تم دانا ہو کہ ایک دانا کی طرف سے آئے ہو۔"

(۳) مسیحی کا یہ کہنا کہ "حضرت عمرؓ حضرت مسیح کی موت کے اسطرح قائل تھے جسطرح عیسائی" سراسر غلط ہے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کے بارے میں عیسائیوں کا ایمان یہ ہے کہ

(۱) مسیح صلیب پر کھینچا گیا (۲) صلیب پر آپ کی وفات ہوئی (۳) آپ دفن کئے گئے (۴) تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان باتوں کے قائل نہ تھے - اصل میں بات یہ ہے کہ کتاب "ملل و نحل"[لہ] کی جلد سوم صفحہ ۹ کے حوالے سے رسالہ تجلی بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۷۳ - اور کتاب تحقیق الاسلام حصہ سوم کے صفحہ ۲۶ پر عبارت کے الفاظ یوں لکھے ہوئے ہیں۔

"حضرت عمرؓ نے بعد وفات رسول کہا تھا کہ اگر کوئی کہیگا کہ محمد مر گیا تو میں اس کو اپنی تلوار سے قتل کر ڈالونگا۔ وہ تو آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے جسطرح حضرت عیسےٰ ابن مریم اٹھا لئے گئے تھے۔"

نوٹ { اس سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ پس صاحب تحقیق الاسلام کا یہ لکھنا کہ حضرت عمرؓ حضرت محمد کے یسوع مسیح کو جانتے تھے۔ ان کے مرنے اور تیسرے دن زندہ ہونے۔ آسمان پر اٹھائے جانے اور دوبارہ آنے کے مسیحی عقائد سے آگاہ تھے۔ (صفحہ ۲۱) صحیح نہیں۔

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

(شیعہ مشن)

شیعوں کا علی

نمبر ۷

گذشتہ نمبر ۶ میں میں نے عرض کیا تھا کہ باوجود قدرت واقعہ کربلا سے چشم پوشی کرنا اور ایک مظلوم کی جائز امداد سے دستکش رہنا۔ اور وہ بھی اپنے لخت جگر اور اُن کی اولاد اطہر سے بظاہر یہ بالکل ناجائز اور خلاف انسانیت کام تھا جو اُن سے ہوا۔ لیکن میں ابھی بتائے دیتا ہوں کہ مولا علی معذور تھے اور اُس نے جو کچھ کیا جائز کیا۔ اب میرے دلائل مستقبلہ کو مد نظر رکھکر غور اور تدبر کرنا چاہئے۔ خواہ اُس پر منطق کا نام رکھو یا علم کلام۔ یہ آپ ناظرین کا کام ہے۔

قتیلان دشت کربلا کی محرومی

شیعوں کے مشکلکشا نے اپنے آل و عیال بالخصوص امام ثالث حسین شہید کی اسوجہ سے امداد نہیں فرمائی کہ اُنہوں نے اپنے پدر غضنفر کے اصول مخترعہ میں سے تقیہ کے

[لہ] علامہ شہرستانی متکلم ہیں محدث نہیں کہ کسی حدیث کے متعلق ان کا قول لائق اعتبار ٹھہر سکے۔ چنانچہ شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہؒ منہاج السنہ (جلد ۳ صفحہ ۲۱۴) میں فرماتے ہیں کہ شہرستانی کو حدیث (نبوی) اور آثار صحابہ و تابعین کی کچھ بھی خبر نہیں"۔ اور خاص اس روایت حضرت عمرؓ کی نسبت صفحہ ۲۱۵ پر فرماتے ہیں" لیس لفظ الحدیث کما ذکرہ الشہرستانی" یعنی جسطرح شہرستانی نے ذکر کیا ہے اسطرح حدیث کے لفظ نہیں ہیں۔ یعنی الفاظ رفع الی السماء کما رفع عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام" یعنی آنحضرت صلعم اسیطرح آسمان کی طرف مرفوع کئے گئے جسطرح عیسےٰ ابن مریم مرفوع کئے گئے" ثابت نہیں ہیں۔ قادیانی لوگ بھی اکثر اس روایت سے دھوکا دیا کرتے ہیں ناظرین اہلحدیث متنبہ رہیں۔

AsliAhleSunnet.com

نقاب منافقت کو پھاڑ ڈالا - اور اپنے والد کی دو رنگی چال کو جو ۲۴ سال تک چلا چکے تھے پائے استقامت سے ٹھکرا کر مردانہ وار دست بہ شمشیر ہوا - جب مربیٔ عالم نے دیکھا کہ مجھ سے موسٰے علیہ السلام نے بھی ہدایت پائی تھی لیکن میرا یہ جری بیٹا میری ایجاد کردہ نزد تقیہ کے شش و پنج میں شش و پنج کر رہا ہے تب اُنہوں نے بھی اپنی قہرمانی کو برقرار رکھنے کیلئے وہی سلوک کیا جس طرح کہ آدم صفی اللہ کے ساتھ ہوا تھا - خدا نے اُن کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا اور اپنا جانشین مقرر کر کے خلعت خلافت سے ممتاز فرمایا - مگر صرف ایک معمولی قصور پر اُسکو جنت سے نکالکر خراب آباد دنیا میں جو دار البلاء ہے بھیجدیا - حالانکہ شہید کربلا کا قصور تو بہ نسبت آدم علیہ السلام کے بہت زیادہ تھا - کیونکہ اُنہوں نے تو اپنے پدری دین کو چھوڑا - جیسا کہ شیعوں کی صادق علیہ السلام فرما گئے ہیں -

التقیۃ دینی و دین اٰبائی

(تقیہ میرا اور میرے باپ دادوں کا دین ہے)

پس تقیہ جیسی چیز کو جو مذہب جعفری ۹/۱۰ حصہ دین کلہے ترک کر کے فلا تخشوھم واخشونی پر عمل پیرا ہونا شیعوں کے مستعان کے نزدیک یہ کچھ تھوڑا قصور یا جرم نہ تھا - لہذا اُنہوں نے بھی اپنے کردگاری ہاتھ کو شہدائے کربلا کی مدد سے روکدیا - اور اپنی لاہوتی سطوت کو قائم رکھنا ضروری تھا - جو رکھا - اس موقعہ پر تارکان تقیہ کو قرار واجبی سزا نہ دیجاتی تو ممکن تھا کہ ترک تقیہ کی رسم بدعام ہو کر اُسکے ثواب سے کروڑوں نام لیوایان حیدر کرار محروم رہجاتے -

اس واقعہ کو ایک اور رنگ میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - مولانائے روم فرماتے ہیں ؎

آں پسر را کش خضر ببرید حلق
سر آں را در نیا بد عام خلق
آنکہ جاں بخشد اگر بکشد رواست
نائب است و دست او دست خداست

لیکن راقم آثم اس پر اتنا اور اضافہ کرتا ہے - اور اس میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے ؎

نزد شیعہ آنکہ او خود حق بود
قول و فعلش جملگی برحق بود

پس شیعوں کے مشکلکشا - حاجت روا - فالق الحب والنویٰ - مالک ارض و سما نے اگر اپنے دست غیبی سے گرہ کشائی نہیں کی - اور معرکۂ کربلا میں دخل دہی سے احتراز کیا تو اُسکی وجہ شہدائے کربلا کا عدم تقیہ تھا جس کے کرار غیر فرار روادار نہ تھے

وعصیٰ حسین اباہ فغویٰ ہے

اشاعت آئندہ میں انشاء اللہ تعالےٰ میں وہ وہ خواص بیان کرنے کی کوشش کرونگا جو اس محیر العقول ہستی کے شایان شان ہوں -

(خادم سنیاں غلام احمد خان - از منگو)

بد کردار

یعنے

فاسق فاجر زانی شرابی قارونی فرعونی وغیرہ

شیعہ

مالک حسنات اور جنتی

(۱) حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے گھر میں داخل ہوئے - پس آنحضرت نے عرض کیا کہ آج جس طرح آپ شاد و فرحناک تشریف فرما ہوئے ہیں - اس طرح سے کبھی میں نے آپ کو تشریف لاتے نہیں دیکھا - آنحضرت صلعم نے فرمایا یا علی اس وقت میں تم کو بشارت دینے آیا ہوں - آگاہ ہو کہ ابھی جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ حق سبحانہ تعالےٰ بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہے - اے حبیب ہمارے علی اور ان کے شیعوں کو بشارت دو بتحقیق کہ ہر نیک و بدان شیعوں سے اہل جنت سے ہے" (از ینابیع المعائب شیعہ حصہ اول مجلس ۱۲ صفحہ ۳۰۲ سطر ۳ و خلاصۃ المصائب صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور)

(۲) جب آنحضرت نے یہ خوشخبری سنی تو فوراً سجدۂ شکر بجا لائے - بعدہ اسکے دونوں ہاتھ طرف آسمان کے بلند کر کے فرمایا خدا شاہد ہے کہ میں نے اپنے نصف حسنات (نیکیاں) اپنے شیعوں کو ہبہ کئے - یہ سنکر جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا - خدا شاہد ہے کہ میں نے بھی اپنے نصف حسنات شیعان علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہبہ کئے - یہ سنکر جناب حسنین علیہم السلام نے بھی مثل اپنے والدین کے اپنے اپنے نصف حسنات شیعوں کو ہبہ کئے - (از ینابیع المصائب مطبوعہ عام تصویر لکھنؤ حصہ اول مجلس ۱۲ صفحہ ۳۰۲ و خلاصۃ المصائب صفحہ ۲۰۵ و نور ایمان صفحہ ۵۰ و ۵۵)

(۳) یہ دیکھکر جناب رسول خدا نے فرمایا اے آل عبا تم مجھ سے کریم تر نہیں ہو خدا شاہد ہے میں نے بھی نصف حسنات (نیکیاں) شیعان علی کو ہبہ کئے - اسوقت دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا اور اپنے رسول کی طرف وحی کی کہ تم خمسہ نجبا ہم سے زیادہ جواد نہیں ہو - بتحقیق کہ ہم نے شیعان و دوستداران علی کو بخش دیا اور ان کے گناہوں کو محو کیا[1] (از ینابیع المصائب صفحہ ۳۰۳ و ۳۰۴ و تذکرۃ المعصومین صفحہ ۶۳ مطبع یوسفی دہلی)

(۴) فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہمارے شیعہ بہشت میں جائینگے - حالانکہ بہت اُن سے زنا کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں" (از کشف الحقائق صفحہ ۳۱۸ سطر اول)

(۵) امام محمد باقر سے ابو اسحاق راوی ہیں کہ میں آپ کے شیعوں سے ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ شراب پیتے ہیں - زنا کرتے ہیں - اور گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم بہشت میں جائینگے" (از تحفۃ العارفین شیعہ صفحہ ۶۷ سطر ۱ مطبع یوسفی دہلی)

(۶) ابو اسحاق راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی یا ابن رسول اللہ میں تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کے شیعوں میں اور آپ کے دوستوں میں ایسے لوگ پاتا ہوں کہ کوئی ان میں سے شراب پیتا ہے - کوئی سود کھاتا ہے - کوئی زنا کرتا ہے - کوئی

[1] کیا خوب لکھ شکل ہدایتیں ہیں اللہ تعالیٰ سمجھ دیوے

AsliAhleSunnet.com

لواطت کرتا ہے۔ کوئی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور جہاد اور ایسے امور خیر میں سستی کرتا ہے یہانتک کہ ان میں بعض ایسے بھی موجود ہیں کہ ان کا مومن بھائی مختصر سی حاجت ان کے پاس لیکر آتا ہے وہ اسے بھی پوری نہیں کرتے۔ اور امام صاحب نے جواب دیا کہ ان ہمارے شیعوں کے وہ گناہ قیامت کے دن اہل السنت والجماعت کو دئے جائینگے اور اہل السنت کی نیکیاں ہمارے شیعوں کو اللہ تعالےٰ دیکر بہشت میں داخل کریگا اور سنیوں کو دوزخ میں"۔ الخ (از ضمیمہ جات قرآن کریم بابت پارہ ۹ ضمیمہ نوٹ ۱ متعلق صفحہ ۲۸۸ کتاب صفحہ ۱۶۷ سطر ۱۵")

نوٹ } ناظرین غور فرمادیں۔ ایسا حال تو ان شیعوں کا تھا کہ جو ائمہ علیہم السلام کے وقت موجود تھے۔ اب خدا جانے زمانہ حال کے شیعہ جیسے جناب سید علی الحائری مجتہد لاہوری وجناب ڈاکٹر نور حسین صاحب جھنگوئی کا کیا حال ہے۔

(۷) "امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ فرمایا کہ جو شخص دوست رکھے ہم کو اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے اس کا حشر ہمارے ساتھ ہوگا"۔ (از حق الیقین صفحہ ۷۰۳)

(۸) "یعقوب نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امیر المومنین نے میرے باپ سے کہ دوستان آل محمد کو دوست رکھو اگرچہ فاسق اور زناکار ہوں۔ دشمنان آل محمد کو دشمن رکھو اگرچہ بہت روزہ رکھنے والے اور بہت نماز گزار ہوں۱"۔ (از حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۱۹۱ مطبع دبدبہ احمدی لکھنؤ)

(۹) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدائے تعالےٰ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو ضرور بہشت میں داخل کرونگا جس نے اطاعت کی ہو علی کی۔ اگرچہ میرا نافرمان ہو۔ اور داخل کرونگا دوزخ میں اس شخص کو جس نے نافرمانی کی ہو علی کی اگرچہ میرا تابع فرمان ہو۲"۔ (تذکرۃ المعصومین صفحہ ۶۳)

۱ تعصب اور فرقہ بندی اسی کا نام ہے ۲ اس سے تو معلوم ہوا کہ حضرت علی اور خدا تعالیٰ کی رضا اور عدم رضا ۲ الگ الگ ہیں۔ میر سیالکوٹی

(تفسیر عمدۃ البیان جلد سوم صفحہ ۱۲۶)

(۱۰) "اگر تمام کفار حضرت علی سے محبت کریں تو بہشت میں داخل ہونگے"۔ (تفسیر حسن عسکری صفحہ ۱۵)

(۱۱) امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند پر لازم ہے کہ ہمارے دوست شیعوں کو قیامت میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ محشور کرلے"۔ (از حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۲۱۹)

الجواب ناظرین! آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ فاجر، فاسق، قاردنی، فرعونی، زانی، شرابی، رہزن، مشرک، متکبر، بیدین وغیرہ شیعہ تمام خداوند پر لازم اور واجب کرکے رو دھو کر بے محنت بہشت میں داخل ہورہے ہیں۔ ذرہ اس کا جواب بھی سُن لیجئے

(۱) جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم شیعہ علی ہیں۔ اور آل رسول کے دوست ہیں۔ مگر آپ کی وہ متابعت نہیں کرتے ہیں نہ قول میں نہ فعل میں نہ عقیدہ میں نہ عادت میں۔ ان کے طریقوں پر نہیں چلتے ہیں۔ وہ ہرگز ان کے دوست نہیں ہیں"۔ (تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۲۵۲)

(۲) فرمایا جناب امام ہمام علیہ السلام نے جو شخص ہماری شفاعت پر فخر کرکے نافرمانی خدا اور رسول میں مصروف ہو اور دعوے میں کہے کہ میں شیعہ علی ہوں وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ ہرگز ہماری شفاعت اُس کو نصیب نہ ہوگی"۔ (تذکرۃ المعصومین صفحہ ۶۳ مطبع یوسفی دہلی)

(۳) روایت تو بہت طویل ہے۔ لیکن خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا کہ جو لوگ اپنے آپ کو شیعہ سمجھتے ہیں اور ہماری محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ قسم بخدا وہ ہمارے شیعہ نہیں۔ ہمارے شیعہ تو وہ ہیں جو شکستہ رنگ لاغر جسم خشک لب خالی شکم چہرہ کا زرد رنگ اور شب میں زمین کو اپنا فرش بنائیں اپنی پیشانی سجدہ میں جھکائیں بہت روتے اور دعا زاری کرتے ہیں اور ہمیشہ خدا کے خوف سے غمگین رہیں"۔ (ملاحظہ ہو عین الحیات شیعہ مترجم اُردو صفحہ ۳۶۶ مطبع لاہور)

نوٹ } ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ صفات مذکورہ جناب ڈاکٹر جھنگوئی شیعہ وجناب سید علی الحائری مجتہد لاہوری وغیرہ شیعہ میں موجود ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(۴) "ایک دن رسول خدا نے کوہ صفا پر بنی ہاشم کے لئے یہ خطبہ فرمایا کہ اے بنی ہاشم میں کسی طرح تمہارے کام نہیں آؤنگا۔ فقط جو لوگ تم میں متقی اور پرہیزگار ہیں وہ میری قرابت میں داخل ہیں۔ گنہگاروں سے میرا کسی قسم کا رشتہ نہیں"۔ (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۸۹)

(۵) جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر کو فرمایا کہ پس جو شخص کہ مطیع خدا ہے اور اس کے حکم پر عمل کرتا ہے وہ ہمارا دوست ہے۔ اور جو شخص کہ نافرمانی خدا کرے وہ ہمارا دشمن ہے۔ اور کسی شخص کا ہاتھ ہماری ولایت ودوستی تک نہیں پہنچتا ہے بغیر طاعت خدا اور ہماری فرمانبرداری کے اور پرہیزگاری کے"۔ (از ینابیع المصائب حصہ اول مجلس ۱۲ صفحہ ۷۶ سطر ۱)

(۶) "بیشک محمد کا دوست وہی شخص ہے جو خدا کا مطیع ہو۔ اگرچہ بلحاظ رشتہ وقرابت دور ہو۔ اور محمد کا دشمن وہی شخص ہے جو خدا کی نافرمانی کرے۔ اگرچہ بلحاظ رشتہ داری نہایت ہی قریب ہو"۔ (تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۲۵۲ ونہج البلاغت مترجم جلد سوم خطبہ ۳۲۶ صفحہ ۳۶۸)

(خادم الاسلام بلال الدین خان دردی۔ سابق شیعہ۔ بگیانہ شاہ بیگ ضلع منٹگمری)

خط وکتابت
کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں
(منیجر)

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

لیڈروں کا دورہ بنگال

کلکتہ کے فسادات نے لیڈروں کی توجہ بنگال کی طرف مبذول کر دی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر کچلو پنڈت مالویہ اور مسز سروجنی نیڈو نے بنگال میں طویل دورے کئے۔ اور شہر بشہر پھر کر ہندو مسلمانوں کو صلح و آشتی سے رہنے کی ہدایت کی۔

فسادات کلکتہ کے بعد پنڈت مالویہ کی روش میں بہت کچھ تبدیلی ہو گئی ہے اور آپ نے اپنی تقریروں میں صاف صاف اس امر کا اعتراف کر لیا ہے کہ فسادات سے جہاں ہندوستان کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے وہاں حکومت کے ہاتھ بہت مضبوط ہو گئے ہیں۔ ایک تقریر میں آپ نے کہا کہ

"شدھی و سنگٹھن کے کارکنوں کی اشتعال انگیز کارروائیاں آپ کو پسند نہیں ہیں۔ اور اگر کسی ایسی کارروائی کی آپ کو اطلاع دیجائیگی تو آپ اسکا نہایت سختی سے تدارک کرینگے۔"

ایک تقریر میں یہ بھی کہا کہ "آپ پابند قوم پہلے ہیں اور پابند فرقہ اسکے بعد۔"

ڈاکٹر کچلو نے اپنی تمام تقریروں میں تحریک تنظیم کی تشریح - ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت - اور حصول سوراج پر زور دیا۔

مسز سروجنی نیڈو نے اپنے مخصوص شاعرانہ انداز میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔

"جسطرح پراگ کے سنگم پر گنگا کا پانی جمنا کے پانی سے الگ کر دینا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کے مقوم کو ایک دوسرے سے جدا کرنا ناممکن ہے اسلئے کہ یہ مقوم نہ صرف جغرافیائی اور نسلی رشتوں سے وابستہ ہے بلکہ تمدن و معاشرت کے رشتے بھی جڑے ہوئے ہیں۔"

لیکن آگ کا لگانا آسان ہے اور جب اچھی طرح پھیل جائے تو اسکا بجھانا دشوار۔ باوجود انتہائی کوشش اور تگ و دو کے بنگال سے ابھی تک فساد کی خبریں آرہی ہیں۔ اور ہندوؤں کی ذہنیت میں ابھی کسی تبدیلی کے آثار نظر نہیں آتے۔ چنانچہ مشہور آریہ لیڈر سوامی ستیہ دیو نے ایک بہت بڑے جلسہ میں ہندو ذہنیت کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے

"سوراج کی طرف پہلا قدم ہندو مسلمانوں کا اتحاد نہیں ہے بلکہ آریہ تمدن کی اشاعت ہے تاکہ سارے ہندوستان میں ایک قوم اور ایک ہی تمدن رہ جائے۔"

راولپنڈی میں مسلمان کیوں زیادہ مرے

کسی گذشتہ پرچہ میں ہم فساد راولپنڈی میں مسلمانوں کے زیادہ تعداد میں ہلاک اور زخمی ہونے کے متعلق ہندو مہا سبھا اور "اکالی" کے بیان کا اختلاف ظاہر کر چکے ہیں۔ آج ہم ایک اور بیان کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

راولپنڈی کے ہندوؤں اور سکھوں نے ایک "ڈیفنس کمیٹی" بنائی ہے جس نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے اور مسلمانوں کو مرعوب کرنے کیلئے بہت کچھ دھمکیاں دینے کے علاوہ لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے

"مسلمان چونکہ حملہ آور تھے اور ہندو اپنے اپنے قلعوں (گھروں) میں قلعہ بند اسلئے مسلمان زیادہ تعداد میں ہلاک ہوئے۔ کیونکہ قلعہ گیر فوج کی نسبت حملہ آور فوج کا نقصان زیادہ ہی ہوا کرتا ہے۔"

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ ابھی دیکھئے اور کتنی توجیہیں پیدا ہوتی ہیں۔

ساہوکارہ بل اور پنجاب کے سوراجی

گذشتہ ہفتہ میر مقبول محمود کا "ساہوکارہ بل" پنجاب کونسل میں پیش ہوا۔ اور ایک ہفتہ کی مسلسل کشمکش کے بعد پاس ہو گیا۔

بل کا مفاد صرف اتنا ہے کہ جو لوگ ساہوکارہ کا کام کرنا چاہیں وہ حکومت سے لائسنس لیکر کریں تاکہ قرض لینے والے اشخاص پر جو بعض بے ایمان ساہوکار سختیاں کرتے یعنی اپنی بے ایمانیوں سے ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ مقروض اس سے محفوظ ہو جائیں ساہوکاروں اور قرض لینے والوں کا معاملہ صاف رہے ساہوکار لوگ اپنا حساب کتاب صاف رکھیں۔

یہ کون نہیں جانتا کہ ہر قوم کے افراد بوقت ضرورت روپیہ قرض لیتے ہیں۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۵۰ فی صدی مسلمان - ۳۳ فیصدی ہندو - اور ۱۲ فیصدی سکھ پنجاب میں قرضہ لیتے ہیں۔ لیکن چونکہ قرضہ لینے والوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اسلئے اس بل کو ہندو ممبروں نے خواہ مخواہ ہندو مسلم سوال بنا کر اسکی مخالفت شروع کر دی۔

خیر ہندو ممبر اسکی مخالفت کرتے تو ہمیں اسکی کوئی شکایت نہ ہوتی۔ لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ وہ ہندو ممبر جو اپنے آپ کو سوراجی کہتے اور ہندو مسلم منافرت سے اپنے آپ کو بلند و بالا سمجھتے تھے - اور کئی ماہ ہوئے بطور پروٹسٹ کونسلوں سے باہر چلے آئے تھے - وہ بھی اس بل کی مخالفت کیلئے کونسلوں میں آدھمکے اور اپنے سوراجی ہونے کی اچھی طرح تصدیق کر دی۔

جب سوراجیہ پارٹی کے ہندوؤں کی ذہنیت کا یہ حال ہے جنکی نظروں میں ہندو مسلمان دونوں ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں تو دوسرے ہندوؤں کے جذبات کا کیا کہنا۔

قبر پرستوں کا حج

آجکل قبر پرستوں کا پاک پٹن میں خوب ہجوم ہے۔ پنجاب کے تمام علاقوں سے قبر پرست وہاں جمع ہو رہے ہیں اور بڑے فخر سے بابا فرید کے مزار کے خلاف شریعت طواف اور اسکے سامنے رکوع و سجود کو "حج" کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور وہاں کے "بہشتی دروازہ" سے گذرنے کو دخول جنت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مجاوروں اور گدی نشینوں کے پو بارے ہیں۔ دولت ایمان کے ساتھ ہی بیشمار دولت دنیا بھی جاہل مسلمان انکی نذر کر جاتے ہیں۔

اگر حضور سرور کائنات کی سنت پر عمل کرکے بابا فرید کے مزار پر قبہ اور ایسی عالیشان عمارتیں نہ بنائی جاتیں تو نہ لوگوں کو آپ کے مزار کا پتہ ہوتا اور نہ دنیا پرست لوگوں کو امت محمدیہ

AsliAhleSunnet.com

کاش مسلمانان ہند علم دین سے واقف ہوں اور سمجھیں کہ جسے وہ اسلام سمجھ رہے ہیں درحقیقت وہ شرک ہے جس کو مٹانے کیلئے اسلام دنیا میں آیا تھا۔

غازی مصطفےٰ کمال اور فن مصوری

حال ہی میں غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ اسلام میں جو مصوری اور مجسمہ سازی کی ممانعت ہے۔ وہ گذشتہ زمانہ کے لوگوں کو بت پرستی سے روکنے کیلئے تو درست تھی تاکہ لوگ دوبارہ بت پرستی میں نہ پھنس جائیں لیکن اب چونکہ لوگوں کے دماغ علم کی روشنی سے منور ہو چکے ہیں اور اب مسلمانوں کے بت پرستی میں پھنسنے کا کوئی خدشہ نہیں اسلئے ترکوں کو فنون لطیفہ کی اس شاخ (مصوری) کی تحصیل سے باز رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

شاید آجکل کے ترک ایسے ہی روشن خیال ہو گئے ہوں۔ لیکن غازی موصوف کو کیا معلوم کہ ہندوستان کی روشن خیال اور تعلیم یافتہ آبادی ہی بتوں کی پرستار نہیں بلکہ اُن کی اثر سے یہاں کے مسلمان بھی بتوں۔ درختوں۔ قبروں اور تعزیوں تک کو پوجتے اور ان سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ ٹھیک اُسی طرح جیسے کہ ظہور اسلام سے پیشتر کے لوگ۔

ایک دیوالیہ ملک کی جنگی تیاریاں

فرانس کی مالی حالت بہت ابتر ہے۔ انگلستان اور امریکہ کا کروڑوں پونڈ اسکے ذمہ قرضہ ہے جسے وہ ادا نہیں کرسکتا۔ اسکے سکہ فرانک کی قیمت دن بدن گر رہی ہے مراکش اور شام میں جنگ پر اُسے سیکڑوں روپے صرف کرنے پڑتے ہیں۔ جو کہیں سے میسر آتے نظر نہیں آتے۔ لیکن جنگی تیاریوں کا بھوت سر پر سوار ہے۔ چنانچہ ایک تازہ تار مظہر ہے کہ

"ایوان نے ایک کروڑ گیارہ لاکھ طلائی فرانک کی رقم اسلئے منظور کی ہے کہ اس سے ایک کروزر تین تباہ کن جنگی جہاز۔ چار تارپیڈو کشتیاں۔ ایک تحت البحر جنگی جہاز۔ پانچ اعلےٰ درجہ کی آبدوز کشتیاں اور متعدد چھوٹے چھوٹے جہاز تعمیر کئے جائنگے"

یہ ہے اُس ملک کی جنگی تیاریوں کا نقشہ جو دوالیہ ہے باقی یورپ بھی اگر اسکے مقابلہ میں جنگی تیاریوں میں مصروف ہو تو تعجب ہی کیا ہے۔

برطانیہ اور مصر

دما مواعید ها الا الاباطیل

مسٹر گلیڈ اسٹون مصر پر غیر مختتم اور دائمی قبضہ۔ حضور ملکہ معظم کی حکومت کے اصول وزاویہ نگاہ اور ان وعدوں کے قطعاً خلاف ہوگا جو اب تک ہم یورپ سے کر چکے ہیں۔ (۱۰۔ اگست ۱۸۹۳ء دار العوام)

لارڈ سالسبری ہمیں یہ نہیں سوچنا ہے کہ زیادہ آسان اور زیادہ نفع رساں کونسا طرز عمل ہے۔ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ وہ کونسا طریقہ کار ہے کہ جسکے ہم یورپی قانون اور اپنے وعدوں کی بنا پر پابند ہیں۔

(۱۲۔ اگست ۱۸۸۹ء دار الامراء)

اخبار ڈیلی ہیرلڈ کا طنز آمیز مقالہ پچھلے دنوں سے ہم آئین وضوابط کے احترام کے متعلق بہت کچھ سنتے آئے ہیں کابینۂ وزارت نے ہمیں انتہائی تقدس کے لہجہ میں یہ بتایا ہے کہ آئینی حکومت پر حملہ کرنے کا جرم کسی صورت معاف نہیں کیا جاسکتا۔ مسٹر بالڈون کا بیان ہے کہ "قانون لوگوں کا پیدائشی حق ہے" اور اس سے تعرض کرنا ابتری وتباہی کا مرادف ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس نظریے کا اطلاق صرف برطانوی قوانین اور برطانوی آئین پر ہوتا ہے۔

بایں ہمہ اس آئین نوازی سے لارڈ لائڈ تجاوز کر گیا ہے جو ایک ایسی طاقت کا نمائندہ ہے جو آئینی اور قانونی لحاظ سے مصر کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

حق وانصاف اور قوت وجبروت زاغلول پاشا کی پشت پر قانون اور آئین کی قوت ہے اور برطانوی حکومت اور اسکے نمائندوں کے پاس فوج اور بیڑہ۔ آئین وضابطہ کے یہ نقیبان بلند آہنگ رائے عامہ کو نوک سنگین وبزور توپ دبا دینا چاہتے ہیں۔

ہمالیہ کی برابر غلطیاں کرنے اور غنڈوں کی طرح دھمکیاں دینے سے ہم نے مصریوں کی دوستی اور احترام کو کھو دیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ ہم چلے جائیں۔ وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی شریف قوم ان پیمانوں کا اعتبار کرسکتی ہے جنہیں حکام بار بار باندھیں اور بار بار توڑیں وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ حضرت یہ تو فرمائیے کہ ہم ایک شخص کو کثرت رائے سے لائق اعتماد قرار دیکر وزیر اعظم بنانا چاہتے ہیں اور آپ اس کی اجازت نہیں دیتے۔ تو کیا اسی کا نام سلف گورنمنٹ اور حکومت خود اختیاری ہے۔ مسٹر بالڈون کی سخت ترین بے ضابطہ کارروائی کی صفائی میں کہا جاتا ہے کہ زاغلول پاشا کے مطالبات برطانوی مفادات نہر سویز وسوڈان کے منافی ہیں۔ یقیناً یہ جواب اس بات کے اثبات کا بدترین طریقہ ہے کہ "انتخاب میں تمہارے فتح پانے کے باوجود ہم تمہیں وزارت مرتب کرنے کی اجازت نہیں دینگے" یاد رہے کہ لوگوں کو معقولیت کا سبق دینے کیلئے ضروری ہے کہ تم ان سے معقولیت کا سلوک کرو۔

ہمیں مصر میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ مصر میں رہنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ یہاں ہم لارڈ ڈفرن کے تیقن انگیز الفاظ کا اعادہ ضروری سمجھتے ہیں۔ جو برطانوی قوم کی طرف سے ۱۸۸۲ء میں کہے گئے تھے

"ہمارا یہ عزم صمیم ہے کہ مصری قوم کے ساتھ اس قسم کے تعلقات رکھیں کہ وہ خود بخود ہمیں اپنا دوست اور مشیر سمجھنے لگیں۔ ہم بطور خود اپنے خیالات ان پر پیش کرنے اور انہیں دق کرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔"

ہم نے یہ الفاظ کہے تھے اور ہم ان پر عمل بھی کرنے لگیں تو ہمیں یقین ہے کہ مزید خرابی ہرگز پیدا نہ ہوگی۔

دشنۂ پنہاں مصریوں کو ہم سے نفرت اور بداعتمادی کیوں ہوئی۔ اس کا ذمہ دار ہماری جابرانہ روش۔ ہمارا یہ دعوے کہ ہم مصر میں بطور فاتح کے مقیم ہیں۔ ہماری مکارانہ چالبازیاں اور برطانی وزراء کی نفرت انگیز اور گھناؤنی ریاکاری ہیں۔ جو اپنے گھر میں تو آئین نوازی کے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں ان کے مزعومہ "برطانوی مفاد" سے ان کی ٹکر ہوتی ہے وہ انہیں پاؤں تلے روند دیتے ہیں۔" (ڈیلی کرانیکل)

خط وکتابت
کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں
(منیجر)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۷

ثناء اللہ بود وردِ زبانم

مؤتمر (اسلامی کانفرنس) مکہ میں

ترجمہ استقبالیہ خطبہ شاہی انعقاد مؤتمر کے موقعہ پر

امابعد۔ میں آپ (ممبران) کا خیر مقدم کرتا ہوں اور آپ کی قبولیت دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اے غیرتمند مسلمانو! شاید یہ اجتماع اپنی صورت اور اپنے مقصد میں اسلامی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ خدا اس اجتماع کو سنت حسنہ بنائے جو ہر سال ہوا کرے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ "تعاونوا علی البر" (نیکی پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ پر مدد نہ کیا کرو) اور بھی ارشاد ہے "وائتمروا" (آپس میں نیک کاموں پر شورہ کیا کرو)

آپ لوگ جانتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں عام رائے کی قدر و منزلت کچھ نہ تھی نہ کوئی مقامی شوریٰ تھا جس سے بوقت ضرورت اصلاحی امور میں حکام شورہ کریں۔ بہت سی حکومتیں حجاز پر حاکم ہوئیں۔ بعض سلاطین نے حجاز کے کاموں سے بڑی دلچسپی بھی لی۔ اور بعض نے اہل حجاز سے احسان کرنا چاہا۔ مگر بوجہ ناواقفی کے ان سے بُرائی ہوئی۔ اور بعض نے اس پر ذرہ بھی توجہ نہ کی بلکہ ایسی بے پروائی کی کہ حکام حرم بیت اللہ میں سخت گناہ اور ملک میں فساد کرتے تھے۔ اور اپنی خواہشوں کے مطابق اہل حجاز و حجاج پر ظلم کرتے تھے۔ بعد زوال دولت عثمانیہ شریف حسین بن علی کے زمانہ میں ان امرا نے تو حد سے زیادہ ظلم کئے۔ یہانتک کہ عالم اسلامی اُس (شریف) کے استبداد اور ظلم سے سخت پریشان ہوا۔ اور وہ (شریف) اس ملک میں امن قائم رکھنے سے بھی عاجز تھا۔ اور اُس نے اس ملک کو اجنبیہ حکومت کی ماتحت کر دیا تھا جیسا کہ اُس کی بغاوت کے اعلانات میں صاف صریح مذکور ہے۔ اور اُس نے اپنے اخبار "القبلہ" میں بھی شائع کیا تھا۔ اور ہمارے پاس اُسکے بعض خطوط ایسے بھی موجود ہیں جو بہت زیادہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اُس (شریف) نے اپنے آپ کو بعض دول اجنبیہ کا محکوم بنا رکھا تھا۔ اور ہم اہل نجد خاصکر اُس کے مظالم کے تختۂ مشق تھے جو ہمارے دینی اور دنیاوی امور میں ہم کو ایذا اور تکلیف دیتا تھا ہم کو کافر کہتا اور ادائے فریضۂ حج سے ہم کو روکتا۔ اور بعض رعایا کو ہمارے برخلاف بغاوت پر آمادہ کرتا اسکے سوا اور بھی کئی ایک کام کرتا رہا جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

جب اُسکے ظلم کا سیل بہت بڑھ گیا اور باہمی شورہ سے یہ قرار پاگیا کہ مہبط اسلام (حجاز) کو اسکے ظلم سے نکالنا چاہئے تو ہم نے قصد کر لیا اور حجاز کو اُس کے ہاتھوں سے نکالنے میں خدا پر بھروسہ کیا اور ہم نے اپنے مال اور جانیں اللہ کی راہ میں خرچ کردیں تو خدا نے اپنی مدد سے ہم کو قوت دی اور ہم نے بلاد مقدسہ کو اُسکے ظلم اور اُس کے بیٹے کے ظلم سے پاک کیا۔

جیسا ہم نے اللہ سے اور مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا۔ اور ہم نے جو وعدہ کیا تھا اُس میں ایک مؤتمر (اسلامی کانفرنس) کے انعقاد کا بھی ذکر تھا۔ اور ہم نے اپنے دعوتی خط میں حجاز کی حکومت کے متعلق اپنی ذاتی رائے کا اظہار کر دیا تھا۔ میری پہلی دعوت پر سوائے ہندی بھائیوں کے کسی جماعت نے توجہ نہ کی۔ لیکن میں باوجود اس عدم توجہ کے مسلمانوں کی توجہ سے مایوس نہ ہوا۔ پھر میں نے موتمر منعقد کرنے کیلئے دوسرا دعوتی خط بھیجا۔

برادران آپ نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اپنے پہلے لوگوں سے جو حج کرنے آتے رہے ہیں سُنا ہوگا کہ تمام بلاد حجاز میں امن عام خاصکر حرمین شریفین میں بدرجۂ کمال ہے۔ جو پہلے بہت سے زمانوں میں معلوم نہیں ہوا۔ بلکہ بڑے منظم ممالک میں ایسا امن نہیں پایا جاتا۔ الحمد للہ۔

پس اس امن و امان کے زمانہ میں اور اس حریت میں جس میں ہم سوائے احکام شرعیہ کے کسی چیز سے مقید نہیں ہیں۔ میں آپ لوگوں کو حجاز کے مصالح دینیہ اور عمرانیہ (متعلقہ آبادی) اور ہر قسم کے نظم کی طرف بلاتا ہوں جس پر عالم اسلامی مطمئن ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ کی شرع کو قائم کر کے اور اُس کے احکام کو لازم پکڑ کر خاصکر حجاز کو جو وحی اُترنے کی جگہ ہے بدعتوں۔ خرافات۔ فواحش اور ہر قسم کی بُرائیوں سے جو ملک حجاز میں بلا انکار شائع ہیں پاک کرنا اور اس کو اجنبی اثر سے پاک و صاف رکھنا ہوگا۔

میں آپ کو اُن قصوروں کی تلافی کرنے کی طرف بھی دعوت دیتا ہوں جو پہلے مسلمانوں نے جہالت، بداخلاقیاں اور بدتہذیبیاں کی ہیں۔ اور ہر چیز جو حرم کعبہ اور حرم مدینہ کو اعلےٰ ترقی پر پہنچا سکتی ہو اُس پر غور و فکر کرنے کیلئے میں آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ اور ہر چیز جو بلاد مقدسہ میں صحت اور صفائی پیدا کر سکتی ہے اور ہر چیز جو اشاعت اسلام کے ذریعہ سے ان بلاد کو بہترین بنا سکتی ہے اُسکی طرف بھی آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔

اے ممبران مؤتمر! تم لوگ اپنی مؤتمر میں آج بالکل آزاد ہو اور سوائے اُن قیود کے جو دین اسلام نے تم پر لگائی ہیں مقامی حکومت تم پر کوئی تقید نہیں کر سکتی۔ سوائے اس خاص بات کے کہ دول اجنبیہ اور بعض اسلامی ممالک کے مسائل سیاسیہ اختلافیہ میں دخل نہ ہو۔ کیونکہ اس قسم کی بحث کے لئے وہی ممالک موزوں اور مخصوص ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی اور مشربی اختلافات نے تباہ کر دیا ہے۔ پس تم لوگ آپس میں مصالح اور منافع عامہ پر متفق رہنا۔ اور اختلاف مذاہب اور اختلاف اصناف (ملکی وغیرہ) کو آپس کی عداوت کا سبب نہ بنانا۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ الآیہ۔

اور میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تم کو دین حق کے قائم کرنے کی، اور حرمین شریفین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور جماعت مسلمین میں الفت پیدا کرے۔ آمین۔ (باقی [illegible])

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

اخبار مکہ آج (۱۶-۱۷ جون کو) مکہ کے بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہے۔ پہلے ہندی زیادہ معلوم ہوتے تھے۔ پھر مصری زیادہ معلوم ہونے لگے۔ اب تو نجدی اور بدوی سب طرف نظر آتے ہیں۔ تخمیناً ۸۰-۹۰ ہزار نجدی بدوی آئے ہونگے۔

سفر مدینہ } مولوی محمد صاحب دہلوی۔ مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی۔ قاضی محمد خان صاحب منڈل وغیرہ بہت بڑا قافلہ احباب حج سے پہلے ہی مدینہ شریف سے ہو آئے۔ ہمارا ارادہ بعد حج جانے کا ہے۔ انشاء اللہ۔

گرمی } مکہ معظمہ کی گرمی مشہور ہے۔ آجکل بہت تیز ہے سفر مدینہ میں تو حد سے زیادہ گرمی ہے۔ اللہ خیریت رکھے۔

بخار } گرمی کی وجہ سے بہت سے حجاج کو بخار آرہا ہے۔ حکیم نور الدین صاحب لائلپوری بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ۔

محمل مصری } یعنی کعبہ شریف کا غلاف جو مصر سے آیا کرتا ہے مکہ شریف پہنچ گیا۔ آج (۱۷ جون کو) بڑی تزک و شان کے ساتھ بازاروں میں پھر آیا۔

تاریخ } مکہ معظمہ میں رویت ہلال ذی الحجہ جمعہ کو ہوئی اور ہفتہ کی پہلی مقرر ہوئی۔

(مرسلہ مولانا صاحب مدظلہ)

حاجیوں کے پہلے قافلہ کا بیان } ٹرنر ماریسن کمپنی کا جہاز حاجیوں کے پہلے گروہ کو لیکر (جولائی کو) ساحل بمبئی پر پہنچ گیا۔ ان حاجیوں کی تعداد ۱۴۱۴ ہے اور ان میں اکثریت بنگالیوں کی ہے۔ ان حاجیوں کے درمیان بحری سفر کے دوران میں کوئی متعدی مرض نہیں پھیلا۔ مگر ناتوانی اور قلب کی حرکت بند ہوجانے سے آٹھ اشخاص مر گئے۔

حاجی شاکی ہیں کہ جدہ میں اشیاء خوردنی بہت گراں تھیں۔ اونٹ کمیاب تھے اور پانی کی قلت تھی لیکن ان کا بیان ہے کہ ہمیں نجدیوں نے کوئی تکلیف نہیں دی۔

ترکی اور امریکہ } امریکہ کی مجلس مبعوثین (سینٹ) نے عہد نامہ لازین کی تصدیق و توثیق نہیں کی۔ ترکی نے امریکہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے ترکی میں امریکہ اموال و اجناس پر مقابلۃً بہت کم محصول وصول کیا جاتا ہے وہ معاہدہ یکم اگست میں اختتام پذیر ہو جائیگا۔

ممکن ہے ترکی امریکہ کے مال پر محصول بڑھانے کا خیال کرے۔

ترکوں کی تجارتی سرگرمی } ترکی یورپ کا آخری ملک ہے جس نے "متحرک نمائش" کیلئے اپنا جہاز روانہ کیا ہے۔ حکومت انگورا کی وزارت تجارت کا ایک چار ہزار ٹن کا اسٹیمر "کاراڈینز" آجکل گرینوچ میں لنگر انداز ہے۔ اس جہاز میں مشتریوں کے دکھانے کیلئے ترکی کارخانوں کے تیار کردہ ملبوسات کے نمونے موجود ہیں۔ نیز بازار استنبول کا نقشہ بھی موجود ہے جس میں ریشم۔ دریاں۔ تمباکو اور دیگر اشیاء فروخت ہوتی ہیں۔ یہ ترکی جہاز تمام یورپ کا چکر لگائیگا۔

فرانس کی مالی حالت } فرانس میں مسئلہ مالیات پر ایک بے نظیر معرکۃ الآرا مباحثہ ہونیوالا ہے۔ اس بحث کے متعلق عام طور پر پیشگوئیاں بیان کی جارہی ہیں۔ اگرچہ یقین کے ساتھ کسی رائے کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ مگر عمومی خیال یہی ہے کہ حکومت اس مباحثہ میں ضرور کامیاب ہو کر رہیگی۔ ماہران مالیات کی رپورٹ کے متعلق ارکان کے مابین کسیقدر اختلاف کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس اختلاف کے باعث مسٹر کیلاس (وزیر مالیات) کی حالت پھر مخدوش ہوگئی ہے۔

عراق کا تیل } ہنگری کا سابق وزیر معاون اور ٹرکش پٹرولیم کمپنی کا ماہر طبقات الارض منتظم کل لندن سے روانہ ہو گیا۔ آپ عراق میں پہنچکر چشمہ ہائے روغن کا معائنہ کرینگے۔

جمعیۃ الاقوام } کے اجلاس ستمبر میں برطانیہ اپنی طرف سے ایک عورت کو نمائندہ بنا کر ارسال کریگی۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۵)

ثناء اللہ مؤتمر (کانفرنس) میں کئی روز تک قواعد اساسیہ بنتے رہے۔ اس کے بعد چند تجاویز بھی پاس ہوئیں مثلاً اوقاف حرمین شریفین کا انتظام۔ اور ان کے محاصل سے کچھ تعلیمی مدارس کیلئے الگ کرنا۔ غریب غرباء لوگوں کے لئے مدارس قائم کرنا (۲) حجازی ریلوے لائن انگریزوں اور فرانسیسیوں نے قبضہ میں کر لی ہے۔ وہ چونکہ مسلمانوں کے چندہ سے بنی ہوئی ہے۔ لہذا اسکی واپسی کی کوشش کرنا۔ (۳) حجاز خصوصاً مکہ مدینہ اور جدہ میں ریلوے کا جاری کرنا۔

اس قسم کی بہت سی تجویزیں پاس ہوئیں۔

۱۶ جون (۵ ذی الحجہ کی) کو مؤتمر حج کی واپسی سے ۲۷ جون (۱۶ ذی الحجہ) پر ملتوی کی گئی۔

(باقی آئندہ)

انہار پنجاب کی ماہواری سرکاری رپورٹ۔

ماہ مئی میں نہر کے پانی کی ضرورت اتنی رہی جتنی بالعموم ہوتی ہے اور اسے پورا کرنے کیلئے دریاؤں میں پانی کافی تھا ماہ اپریل کے اختتام تک تقریباً تمام فصلیں کاٹی جا چکی تھیں۔ مئی کے اوائل میں غلہ کی فراہمی کا عمل پوری تیزی سے جاری رہا لیکن بارش کی وجہ سے دو ہفتہ کیلئے رک گیا استادہ فصلوں کی حالت کم از کم "خاصی" اور زیادہ سے زیادہ "عمدہ" رہی۔ تھوڑا عرصہ ہوا لوئر جناب مغربی سرکل میں "سول ڈریننگ" کے تجربات کے متعلق نہری زمین کا ایک قطعہ حاصل کیا گیا تھا جو اب بذریعہ نیلام فروخت کردیا گیا۔ اس کی قیمت اوسط ۳۰ روپئے فی ایکڑ رہی۔ یہ زمین فصل خریف میں سیراب ہوتی ہے۔ ۷ مئی کی شام سے نہر اپر جہلم بند کردی گئی تھی۔ نہر کا فرش خشک ہونے پر "ہیڈ ریگولیٹر"۔ "خانا لیول کراسنگ" اور "ہمبرویز" پر ضروری تعمیری کام شروع کیا گیا۔ "لیول کراسنگ" کا کام تو ۵ مئی تک ختم ہوگیا۔ اور "ہمبرویز" کا کام اطمینان بخش طور پر جاری رہا۔

AsliAhleSunnet.com

سلاجیت خالص آفتابی

دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون تازہ پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری معدہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی اسکا پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ نصف پاؤ صہ، پاؤ بھر لعہ نصف سیر ۱۵ ایک سیر پختہ ۳۰ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:- فی اونس دو روپئے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھا پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دوا خانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دوا خانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادۂ تولیہ کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔" (۳/۲۴ ۷ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ۱۲ اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دوا خانہ ہمیشہ جاری رکھے۔" (۸/۲۵ ۲۷ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سمبلپور)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

مومیائی

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (پتہ)

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

صیانۃ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ اُن کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ،

الفاروق۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مفصل و مکمل سوانح عمری۔ اسلامی سیاست و شجاعت کی مکمل داستان فتح شام و عجم اور مصر کی مکمل تاریخ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت عکر

سیرت الصدیق۔ یار غار رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مفصل و مکمل سوانح عمری شام و عجم پر لشکر کشی اور مجاہدین اسلام کی شجاعت کی داستان۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت مجلد عہ

علامات قیامت۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا اسکا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵؍

سیرۃ البخاری حضرت امام بخاری کی سوانح عمری قیمت ۹؍

خالد برادرس امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل سفری حمائل شریف مترجم و محشی اُردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے بجائے پانچ روپئے کے چار روپئے کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آجتک نہیں چھپی اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنیٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ،) محصولڈاک ۱۰؍ بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (ع۴،) ڈیڑھ روپیہ (عہ۸،) دو روپئے (ع۲،) تین روپے (سے،) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی

مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

AsliAhleSunnet.com

حبوب جریان

جریان و احتلام خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔ سرعت کا مرض بھی دور ہو جاتا ہے اور قوت میں خاص اضافہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لاعلاج مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت ۱۲؍ گولیوں کی شیشی ۲۰ روز کی خوراک صرف ۱؎ محصول الگ۔

عرق بخار و طحال

جسکے استعمال سے ہر قسم کا بخار ملیریا، روزانہ آنیوالا، تیجا، چوتھیا، باری کا بخار، لرزہ بخار، بلغمی، صفراوی، سوداوی، دموی اور ہر قسم کا مزمن بخار دور ہو جاتا ہے۔ اکثر حالتوں میں پہلے ہی روز بخار ہلکا ہو کر آرام ہونے لگتا ہے۔ ایک شیشی پندرہ بیس مریضوں کیلئے کافی ہے اسی وجہ سے بہت سے دولتمند لوگ کئی کئی درجن شیشیاں منگا کر غریبوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں اسکی موجودگی میں کسی طبیب یا حکیم کی ضرورت نہیں ہر شخص بلا مشورہ طبیب بخار و طحال کے ہر قسم کے مریض کا کامیاب علاج کر سکتا ہے قیمت ایک شیشی ۸؍ دو شیشی ۱۴؍ چار شیشی ۲۸؍ چھ شیشی ۲؎ بارہ شیشی ۳؎ محصول بہر صورت الگ۔

سفوف مراد

۲۳/۵

یہ دوائی اپنی زود اثری اور سچائی صفت کے باعث ملک کے ہر حصہ میں شہرت پا چکی ہے چند ہی روز میں ہر قسم کی نامردی، جریان، رقت، سرعت، ضعف اعضائے رئیسہ، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف گردہ و مثانہ، ضعف معدہ وغیرہ کو دور کر کے تمام اعضاء جسمانی و قوائے انسانی کو مضبوط و توانا بنا دیتی ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں مریضوں نے اسکو استعمال کر کے مفید پایا ہے بڑے بڑے ڈاکٹر اور حکیم لوگوں نے اسکو مفید پاکر اپنے مریضوں کو سفوف مراد کے استعمال کرنیکی ہدایت کی ہے۔ سیکڑوں معززین نے اسکے ذریعہ شفا پاکر بن مانگے سرٹیفکیٹ بھیجے ہیں۔ یہ دوائی تمام امراض مردانہ کا واحد اور شرطیہ علاج ہے۔ جو لوگ کسی وجہ سے اپنی قوت کھو چکے ہیں اور ہزاروں علاج کرنے پر بھی مایوس ہو چکے ہیں وہ صرف ایک بار اور خدا پر بھروسہ کر کے اس معجز نما دوائی کو منگا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالے ان کی تمام آرزوئیں پوری ہونگی۔ قیمت دس خوراک ۲؎ محصول ۶؍ بیس خوراک ۴؎ محصول ۷؍ چالیس خوراک میں پورا نسخہ ۸؎ محصول ۸؍

اطلاع ہمارے یہاں سے ہر قسم کی دوائیں، گھڑیاں، چاقو، استرے، قینچی، عینک، سگریٹ کیس، سگریٹ مشین، تھرمامیٹر، ہر قسم کی کتابیں، ناولیں نرخ تاجرانہ روانہ ہوتی ہیں فہرست مفت۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رولڈ گولڈ کی انگوٹھی

مفت!! مفت!! مفت!!!

جو صاحب مختلف جگہوں کے پچاس متوسط طبقہ کے اردو خواں اصحاب منشی، محرر، کلرک، پٹواری، گرداور، قانونگو، زمیندار، ذیلدار، سفید پوش، امام مسجد، مدرس، ماسٹر سکول وغیرہ متوسط درجہ کے لوگوں کے صحیح نام و پتے لکھکر بھیجینگے ان کو ایک عدد رولڈ گولڈ کی انگوٹھی جسکی رنگت مثل اصلی پونڈ کے سونے کے ہے نہایت خوبصورت نگینہ جڑا ہے۔ مفت ملیگی۔ نیز جو صاحب اپنے و نیز دیگر شہروں کے گھڑی ساز، تاجر کتب، دوائی فروش، عطار، دیسی حکیم، اور وید لوگوں کے کم از کم چالیس پتے مکمل اور صاف لکھکر بھیجیگا اُن کو بھی ایک عدد انگوٹھی مفت ملیگی۔ لیکن انگوٹھی ہر حالت میں بیرنگ بھیجینگے۔

پختہ و مضبوط چاقو

جرمن ساخت نہایت اعلےٰ درجہ کے بنے ہوئے قیمت فی عدد ۴ر بڑا ۸ر کمانی دار ۱۲ر اسپرنگ کا درجن ۱۲ر علاوہ محصول۔

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کی اعلےٰ اور دستکاری (آرٹیزن) جماعتوں کا نیا سال مورخہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء سے شروع ہوگا۔

مستحق امیدواروں کو دس روپیہ سے پندرہ روپے تک ماہوار وظائف دئے جائینگے۔ وظائف دینے میں باشندوں کو ترجیح دی جائیگی۔

داخلہ کی درخواستیں ٹکسٹائل ماسٹر صاحب امرتسر کے پاس ۲ جولائی ۱۹۲۶ء سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔

دستی کھڈیوں اور پاور مشینوں پر کپڑا بننے کی اصولی تعلیم دیجاتی ہے۔ پورے حالات مطبوعہ پراسپکٹس میں دئے گئے ہیں۔ جو درخواست کرنے پر مذکورہ بالا سکول سے مل سکتے ہیں۔

ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

حب مصطفائی

۵/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ "الصدق ینجی والکذب یھلک" سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث بربادی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہے جو انسان کو محض بظاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) جریان و کثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول و کثرت جریان و احتلام یا کسی قسم کے جوہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی باولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دو بھر ہوگئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لاعلاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدہ کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بُری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچ روپئے (۵؎) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ: حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبدالرحمن عفی عنہ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

AsliAhleSunnet.com

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

اجراء ہفتہ وار واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح
مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۳۶ء سے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے
کرایہ جو ہر ایک اسٹیشن کے [illegible] سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔
ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا [illegible]

نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی	[illegible] روپے
جہلم	[illegible] روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے
لاہور	۵۱ روپے
امرتسر	۴۸ روپے
فیروزپور چھاؤنی	۴۷ روپے
جالندھر چھاؤنی	۴۳ روپے
لودھیانہ	۴۰ روپے
پٹیالہ	۳۷ روپے
انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
سہارنپور	۳۸ روپے
میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو رستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ یا کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اُسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کرسکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دیئے جو کہ عام ٹکٹوں پر دئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں۔ بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہوسکتا۔

دی سیسل اینڈ ہوٹلز لمیٹیڈ (The Cecil and Corstorphans)

دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز ان مسافروں سے جنکے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ہوٹلوں میں رہنے کے لئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعایت کرینگے بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہوجائیں۔ اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعایت نہ ہوگی۔

دستخط
دی۔ ایچ۔ بوتھ
برائے ایجنٹ صاحب

دفتر
ہیڈ کوارٹرز این۔ ڈبلیو۔ آر
لاہور ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۸ؔ/

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

اسلامی دوکان

اطلاع عام ہے کہ تحریر کردہ اشیاء آپ کو اسلامی دوکان سے نہایت عمدہ اور پائدار مل سکتی ہیں۔ آزمائش کریں۔
اصلی سلکی شہدی لنگی ۷ گز للعہ کلاہ مخملی زریں استردار فی عدد للعہ بستر نمانی عدد ۔۔۔ بازار بند سلکی زردہ اور اجیادار نگدار قسم اول فی درجن دوم ۔۔۔ رومال سلکی ہر رنگ فی درجن ۔۔۔ دوکانداران خط و کتابت کریں۔ مال اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس کردیں۔ پتہ
سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لودھیانہ پنجاب

قرآن مجید کی تفسیروں کا سلسلہ

(۱) تفسیر سورۂ اخلاص من تصنیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

آج جبکہ علمائے اسلام کو بھی اس بات کی تلاش ہے کہ مجدد اعظم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی کمل تفسیر قرآن مجید دستیاب ہو لیکن کسی طرح میسر نہیں ہوسکتی۔ اس تفسیر کے اگر متفرق اجزا پر دسترس ہوسکتی ہو تو بس غنیمت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امام موصوف کی تفسیر سورۂ اخلاص کا عربی سے اردو ترجمہ شائع ہوگیا ہے۔ شائقین کے لئے مژدہ جانفزا ہے۔ ترجمہ سلیس بامحاورہ اور نہایت دلکش۔ جناب مولٰنا غلام ربانی صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور اس کے مترجم ہیں۔ قریبا ستّر ابواب اور فصول میں کتاب کو تقسیم کردیا گیا ہے۔ جس مضمون پر امام موصوف قلم اٹھاتے ہیں۔ وہ بنفسہ ایک مکمل مضمون ہوتا ہے۔ علاوہ دیگر مباحث کے کتاب کا معتدبہ حصہ ان عقائد کی تردید پر مشتمل ہے جن کے سمجھنے کی ضرورت علماء کو آج کل پیش آرہی ہے آریہ اور عیسائی وغیرہم باطل مذاہب کے باطل اصول کی تردید قدامت مادہ، نصاریٰ کے عقیدہ متعلق عیسیٰ علیہ السلام کی تردید۔ الغرض کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت ۱۲؍ تقطیع ۲۶×۲۰/۸

(۲) تفسیر سورۂ فلق والناس مصنفہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ترجمہ اردو مع متن عربی قیمت ۹/

(۳) تفسیر سورۂ والتین یعنی مولٰنا ابو الکلام آزاد، شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور مولٰنا منظہر الدین صاحب شیرکوٹی ہر سہ علما کی تفسیریں یکجا (بزبان اردو)۔ قیمت ۸/

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

AsliAhleSunnet.com

اہلحدیث کی امتیازی مسائل

اس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد کے مکمل جواب ہونے کے علاوہ مندرجہ ذیل مسائل کی پوری تحقیق ہے۔ مسئلہ تقلید شخصی۔ ظہر کا وقت ایک مثل تک۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ فاتحہ خلف الامام۔ وضو کے بعد شرمگاہ کو ہاتھ سے یا عورت کو شہوت سے چھونے سے وضو کا ٹوٹنا۔ چوتھائی سر کا مسح۔ رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ قعدہ میں جوتڑوں پر بیٹھنا۔ جلسہ استراحت۔ سنت فجر کا بعد نماز کے پڑھنا۔ رکعات وتر کی تعداد اور انکے پڑھنے کی کیفیت۔ مسئلہ تراویح۔ فجر کی نماز میں دعاء قنوت۔ حنفیہ کی نماز۔ قیمت ۶ر علاوہ محصولڈاک۔

اہلحدیث کی تعریف۔ اس رسالہ کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیا ضروری رسالہ ہے۔ اسمیں پہلے ۲۱ علماء کی مختلف تعریفیں درج ہیں جو اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوئی تھیں۔ آخر میں ان تعریفوں پر بہت بسط کے ساتھ فیصلہ لکھا گیا ہے جسکو دیکھکر آنکھیں کھلجاتی ہیں۔ بہت علماء کی آرزو تھی کہ کوئی صاحب ان تعریفوں پر فیصلہ لکھے کہ کونسی تعریف اہلحدیث کی صحیح ہے۔ سو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مولوی عبداللہ صاحب امرتسری کے ہاتھ پر یہ کام پورا ہوا۔ اس رسالہ کے دو حصے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر علاوہ محصولڈاک حصہ اول کی کاپیاں سب لکھی جاچکی ہیں عنقریب طبع ہونیوالا ہے جو پیشگی قیمت بھیجے اُس سے ۴ر رعایت۔ اور جو پیشگی درخواست بھیجے اُس سے ار رعایت۔

اہلسنت کی تعریف۔ اس رسالہ میں سینتیس تعریفیں درج ہیں جو اخبار اہلحدیث میں شائع ہوئی تھیں آخر میں بہت بسط کے ساتھ فیصلہ لکھا گیا ہے تمام چھپ چکا ہے تھوڑا سا باقی ہے مفت ملیگا انشاءاللہ۔ مگر چونکہ حجم بڑا ہے محصول ڈاک تین چار آنے سے کم نہیں ہوگا۔ حجم تقریباً چار سو صفحات سے زائد ہوگا۔

(ملنے کا پتہ)

ناظم مدرسہ اہلحدیث روپڑ
ضلع انبالہ

کیمیکل گولڈ سونیکی چوڑیاں

انکو کاریگروں نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ میں لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپے کی چوڑیاں بنواکر انکے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونیکی نہیں ہیں چھان لگا دکوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاٹ لو یا لو کسوٹی پر لگا لو سونے کا ہی کس آویگا گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرح معلوم ہوتی ہیں دو دو چار الگ ہوجائیں تو پھول سی معلوم ہوتی ہیں سب مل گئیں تو عمدہ لہریا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہوجائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑجاتی ہے انکو پہنکر عورتیں جو تو نہیں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو لاتعداد سونا چاندی پہنتی ہیں جھلکر دنگ ہوجائیگی کہ ایسی ہمکو بھی منگوادو۔ سب کی نظر اسپر پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا ۶ر تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

ہزار روپے کے انعام

کارخانہ ... کی
بیس جوبلی
کے موقعہ پر ہم ہزار روپیہ اپنے خریداروں میں مخصوص طور سے تقسیم کرینگے۔ مفصل حال کارڈ بھیجکر مفت طلب فرمالیں۔

خاکسار
منیجر کارخانہ آبجیات۔ پنڈی بہاؤالدین پنجاب

جگجیت بڑودا انجنیرنگ کالج
کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۶ء سے جاری ہے ریاست کا رنگاگر رہ ہے ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلے نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم ونسق اور اسٹاف کی تعریف فرماکر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ اور ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہندوستان نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہوکر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہوسکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

"پرنسپل"

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری
دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہوکر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کریگا جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۳ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع محصول ہر جہ واپس منگالو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہونے دیتی نیز سیلان الرحم یا جریان زناں اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے نوٹ:۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے قیمت ہے محصول ۶ر

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے اور پنڈلیوں میں درد ہونا کل شکایتیں دور ہوکر گردوں کی اصلاح ہوجاتی ہے قیمت ۲ر محصول ۶ر

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

AsliAhleSunnet.com